

تنظیم المدارس کے امتحان ثانویہ علم و زبان و خالصہ میں کامیابی کی مکمل نشانی

# تعلیم المنطق

ناشر  
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان  
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون بھارتی دارالہدٰی

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

# تعلیم المنطق

حافظ محمد عبدالستار سعیدی  
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ ہنود

ناشر  
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان  
جامعہ نظامیہ رضویہ ہنود، لاہور

بحث ازبرہ ہو جاتی ہے۔

اس سے قبل آپ نے صرف انحواد منطق کے نقشے بنائے جو طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو کر اساتذہ اور طلباء میں انتہائی شہرت پذیر ہو چکے ہیں۔ آپ کی طرح اگر دیگر اساتذہ بھی دیگر علوم میں ایسی ہی تصنیفات کا اہتمام کریں تو اس سے طلبہ خوب اور جلد مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو دینِ متین کی خدمت کی مزید توفیق عنایت فرمائے اور اسے ان کی آخرت کا ذریعہ نجات بنائے۔ آمین! یارب العالمین ہجاء

سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

حرمہ محمد گل احمد عتیقی

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون ولاری گیٹ

لاہور

سہرن چناری مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

۱۱/۱/۹۰

# مصنف تعلیم المنطق

اس۔ مولانا الحاج محمد منشاء تالیش قصوری  
معلم شعبہ فارسی، ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اہل سنت و جماعت کی معروف دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کو  
مدرس عربیہ میں جس طرح ایک مقام حاصل ہے۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ  
کا بھی ایک مقام ہے۔ یہاں کا ہر مدرس کسی نہ کسی انفرادی وصف سے متصف  
ہے۔ خصوصاً مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی مظللہ جامعہ کے  
مدرسین درس نظامی میں وہ واحد شخصیت ہیں جو ایک مستند عالم ہونے کے  
ساتھ حافظ قرآن بھی ہیں۔ جبکہ درس نظامی کے اساتذہ میں یہاں کا کوئی اور  
استاذ حافظ قرآن نہیں۔ البتہ شعبہ حفظ اور تجوید و قراءت کے تمام اساتذہ حافظ و  
قاری ہیں۔

سالار خاندان: مولانا حافظ عبدالستار صاحب سعیدی ایک ایسے خاندان  
کے چشم و چراغ ہیں جس کی دنیوی و جاہلیت و شرافت  
کئی پشتوں سے مسلمہ علی آدمی ہے۔ آپ کے آباء و اجداد نے زمینداری کا پیشہ  
اپنایا۔ علاوہ بھر میں اس خاندان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور باہمی  
تنازعات کے تصفیہ میں اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ مگر دینی علوم کی طرف اس  
خاندان کا زیادہ رجحان نہ تھا۔



مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی سے پہلے اس خاندان کا کوئی فرد دینی علوم سے  
بہرہ ور نہیں تھا اس لحاظ سے آپ کا وجود مسعود خاندان کے لئے باعث فیوض و برکات  
ثابت ہوا۔ کیونکہ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم و فنون اسلامیہ میں بھی  
دسترس حاصل کی۔ آپ کی دیکھا دیکھی خاندان کے اکابر نے اپنے بچوں کو  
دینی علوم کی راہ پر گامزن کیا۔ چنانچہ اس وقت آپ کے خاندان ذی وقار  
میں بیٹے سے زائد حافظ، قاری اور عالم موجود ہیں جبکہ دس سے زائد بچے حفظ قرآن  
اور دینی علوم کی تحصیل میں مصروف عمل ہیں۔ اس لئے حافظ صاحب بلاشبہ  
خاندان کے لئے قابل تقلید مثال ثابت ہوئے۔ لہذا اس مناسبت سے آپ  
کو سالار خاندان کے لقب سے سرفراز کرنے میں کوئی مہماندہ نہیں ہوگا۔

**ابتدائی حالات:** مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی  
ضلع راولپنڈی کے ایک معروف گاؤں گنگاوالہ

میں قیام پاکستان سے تقریباً دو سال بعد ۱۹۴۷ء کو چودھری شیردل  
بن چودھری جعفر خان نمبر دار مرحوم کے گھر پیدا ہوئے۔ قرآن کریم ناظرہ اور پرائمری  
تک اپنے ہی گاؤں میں پڑھتے رہے پھر حفظ القرآن کے لئے مدرسہ اعجاز القرآن  
جامعہ مسجد ٹھیکیداران ڈھوک رتہ راولپنڈی میں داخلہ لیا اور حضرت مولانا صوفی  
کامل حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ۱۹۵۲ء میں حفظ قرآن  
کی تکمیل کی۔

۱۹۵۹ء میں ڈی۔ سی۔ ہائی سکول چکری ضلع راولپنڈی سے مڈل کا  
امتحان پاس کیا۔ پھر آپ علوم دینیہ کی طرف راغب ہوئے اور جامعہ نظامیہ ضلع

لاہور میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا گل احمد عقیقی صاحب سے فارسی، صرف اور نحو کی ابتدائی کتب شرح جامی تک پڑھیں۔ پھر ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم اسلامیہ سے راولپنڈی میں داخل ہو کر حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان صاحب چشتی رضوی سے مؤقف علیہ کی تکمیل کی۔ ساقہ ہی ۱۹۴۴ء میں سرگودھا بورڈ سے پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان عمدہ پوزیشن میں پاس کیا۔ ۱۹۴۶ء ہی میں دوبارہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لے کر مفتی کتب پڑھیں اور دورہ حدیث شریف کے کے بعد جامعہ اور تنظیم المدارس کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام میں ان علماء عظام کے نام نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد صمد الدین جماعتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ لاہور

استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی۔ لاہور

حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی۔ لاہور

شیخ الفقہ حضرت مولانا حسن المدین ہاشمی۔ بہاولپور

حضرت مولانا محمد سلیمان رضوی۔ راولپنڈی

حضرت مولانا محمد گل احمد خان عقیقی۔ لاہور

حضرت مولانا محمد رشید نقشبندی۔ لاہور

عملی زندگی: یوں تو آپ کی زندگی عمل سے ہی عبارت ہے۔ مگر فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب انسان پر ذمہ داریوں کا بوجھ پڑتا ہے تو اس وقت جس راہ پر وہ گامزن ہوتا ہے اسے عملی زندگی میں قدم رکھنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے زمانہ طالب علمی سے ہی عملی

زندگی کا آغاز کر دیا تھا۔

۱۹۷۲ء میں جامع مسجد تازہ گل ڈھوک رتہ میں خطابت کے فرائض انجام دینے لگے۔ چھ ماہ وہاں گزارے پھر دو سال تک جامع مسجد صوفی الشہدین ڈھوک رتہ راولپنڈی اور ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۷ء تک دس سال جامع مسجد غوثیہ قلعہ گوجرانگھ لاہور اور ۱۹۸۷ء سے ۱۹۸۷ء تک جامع مسجد شوہر گیت لاہور میں خطابت کے جوہر دکھائے۔ اور آج کل (۱۹۹۹ء) جامع مسجد مسلم بیرون لوہاری گیت لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت منصب خطابت پر فائز ہیں۔

آپ ۱۹۷۷ء میں فلسفہ التحصیل جوتے ہی جامعہ نظامیہ رضویہ تدریس کے شعبہ تدریس سے منسلک ہو گئے اور آج (۱۹۹۰ء) تک تقریباً چودہ سال ہونے کو ہیں کہ تدریسی و تعلیمی امور انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہ صرف جامعہ کے ایک قابل مدرس ہیں بلکہ جامعہ کے ناظم تعلیمات اور ناظم دارالافتاء بھی ہیں۔ ”بزمِ رفقا“ کے ہفتہ وار پروگراموں کے علمائے نگارین اعلیٰ آپ ہی میں اند ماہ خصوصی پروگرام جو عربی اور فلسفی مضامین پر تھے۔ ان کو کامیابی سے چلانے کا سہرا بھی آپ کے سر جاتا ہے۔ حقیقتاً ان کا اور حصار کچھوٹا جامعہ ہی ہے۔ اس لئے اُمید کی جاسکتی ہے کہ جامعہ سے ان کی وابستگی ہمیشہ رہے گی۔

### حج و زیارت

آپ ۱۹۸۲ء میں حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس سال حج جمعۃ المبارک کو ہمارے عرف عام میں حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔  
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ



## بیعت

آپ کو ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو غزالی دور ال رازی زمان حضرت علامہ مولانا الحاج سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

## تصانیف

گو ناگوں تدریسی و تنظیمی مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف میں بھی نہایت عمدہ کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چنانچہ درج ذیل کتب آپ کے قلمی شاہکار ہیں۔

- ۱۔ اعلا حضرت فاضل بریلوی کا سوانحی خاکہ (مقالہ) مطبوعہ بزم رضا لاہور ۱۹۷۶ء
- ۲۔ تعارف تصانیف علماء اہلسنت (مقالہ) غیر مطبوعہ یکصد علماء اہلسنت کی پانچ صد کتابوں کا تعارف ۱۹۷۶ء
- ۳۔ ترجمہ الاصول الاربعہ فی تردید الوابیہ - تصنیف حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان مجددی سرحدی علیہ الرحمہ مطبوعہ حیدر آباد - ۱۹۷۹ء
- ۴۔ مرآة التصانیف جلد اول - مطبوعہ مکتبہ قادریہ و حامد اینڈ بکینی لاہور ۱۹۸۰ء
- ۵۔ ترجمہ سنن نسائی (تین جلدوں میں) مطبوعہ حامد اینڈ بکینی لاہور ۱۹۸۱ء
- ۶۔ تعارف اراکین سنی رائٹرز گلڈ - غیر مطبوعہ ۱۹۸۲ء
- ۷۔ مصنفین صالح سنیہ ادران کی شرائط - غیر مطبوعہ ۱۹۸۷ء
- ۸۔ مرآة التصانیف جلد دوم - غیر مطبوعہ
- ۹۔ صرف بمقتال ہمدو - غیر مطبوعہ

۱۔ تعلیم المنطق - مطبوعہ لاہور ۱۱۔ تلخیص المنطق - مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ نے صرف، انوار منطق.....

کے نقشہ جات بصورت چارٹ مرتب فرمائے ہیں۔ جو طلباء کے لئے بہت مفید ہیں نیز پاک و ہند میں معنویت حاصل کر چکے ہیں۔

### تحریک میں حصہ

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ جن کی تفصیل ”تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں جامعہ نظامیہ کا کردار“ میں تفصیلی طور پر درج کی جا چکی ہے۔ وہاں آپ کے تحریری کارناموں کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے اس تحریک میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ جس میں آپ کو خاصے زخم لگے۔

بہر حال مولانا حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ بے پناہ خوبوار، کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو جولانیاں عطا فرمائے۔ اور اہلسنت و جماعت کو آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بجاء بستیدی لکھنؤ والین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تالش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ / جنوری ۱۹۹۶ء

## پیش لفظ

اس۔ رئیس المحققین حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری  
صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و  
اصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی کے راستے اسی قوم پر کشادہ فرماتا ہے جو دقت  
کے زندہ مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کے تقاضوں کے مطابق اپنی عملی توانائیاں  
صرف کرتے ہیں۔ وہ قوم جو عصر حاضر کے مطالبات سے چشم پوشی کرتے ہوئے تن  
آسانی اور عیش کوشی میں غرق ہو جائے اور جس کے قوائے عمل مضاعف ہو جائیں وہ  
کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی، اس کا جوش اور جذبے سے خالی اور  
بے دلی سے اٹھنے والا قدم پستی اور ناکامی کی طرف جھٹے گا وہ نہ صرف خود  
مالوسی اور قنوطیت کا شکار ہو جائے گی بلکہ دوسروں کو بھی یاس کے اندھے  
غار میں دھکیل دے گی۔

ارباب علم کو جان لینا چاہیے کہ آج جبکہ ہمارے ارد گرد مسائل ہی مسائل  
ہیں نگرانی اور عملی فساد اور لادینیت کی ہر طرف یلغار ہے، ہمیں اپنے فریضہ  
منصبی کا پاس کرتے ہوئے اپنی تمام قوت، اصلاح احوال کے لئے صرف کر  
دینے کی ضرورت ہے، محراب و منبر سے مدلل اور معقول انداز میں دین کا پیغام

پھیلانے کی ضرورت ہے، قصوں، کہانیوں اور چٹکوں کے ذریعے وقت گزاری سے گریز کیا جائے، قلم و قریاس کی اہمیت کو محسوس کیا جائے، آج پریس اور ذرائع ابلاغ کی برق رفتاری کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پڑ کر زسے نکال کر دور دراز تک پھیل چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمارے نوجوان علماء تصنیف تالیف کی فادیت کو بخوبی محسوس کر رہے ہیں اور اپنا قیمتی وقت میدانِ تحریر میں صرف کر رہے ہیں، مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/ شیخوپورہ اور خطیب مسلم مسجد، لاہور وہ جوہر قابل ہیں جنہوں نے شب و روز کی محنت سے علماء لاہور میں ایک خاص مقام حاصل کیا ہے، مرآۃ التصانیف لکھ کر انہوں نے علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کیا، کچھ عرصہ پہلے طلباء اور اساتذہ کی سہولت کے لئے نقشہ صرف مرتب کر کے دلچسپی کا سامان مہیا کیا تھا، اب نقشہ نحو اور نقشہ منطق مرتب کر کے ایک اور قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے مدرس مولانا حافظ محمد شرف چوہدری سلمہ ربڑ نے بھی نقشہ صرف و نحو مرتب کیا ہے اور بڑے ہی حسین انداز میں شائع کیا ہے۔

پیش نظر رسالہ تعلیم المنطق بھی مولانا حافظ عبدالستار سعیدی کی جوہرِ طبع کا نتیجہ ہے، اس میں انہوں نے آسان ترین لفظوں میں اصطلاحاتِ منطق کی تعریفیں بیان کی ہیں اور تقسیمات کو وجوہِ حصر اور نقشوں کے ذریعے بیان کیا ہے، امید ہے کہ اساتذہ اس رسالے کو داخلِ درس قرار دیں گے اور طلبہ یکتائی

اصطلاحاتِ منطق سے روشناس ہو سکیں گے۔

منطق مصدر بھی ہے اور اس کا استعمال دو معنوں میں ہوتا ہے منطق ظاہری اور منطق باطنی، علمِ منطق اصل میں منطقِ باطنی یعنی سوچ و بچار کو راستی اور سلاہی کے راستوں پر ڈالنے کا کام انجام دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ سوچ اور فکر جس قدر صحیح، عکس اور پختہ ہوگی اسی قدر آدمی کی گفتگو معقول اور مؤثر ہوگی، اس لئے کوئی بھی معقولیت پسند آدمی منطق کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کر سکتا، پیش نظر سالہ میں اسی علم کو سہل الحصول بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے طالبانِ علم کے لئے مفید بنائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری  
نقشبندی

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ

۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منطق کی تعریف - "ہی الہ" قانونیتہ "تَعَصُّمُ مُوَاعَاتُهَا لِيَهْوِي  
عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ۔ منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن  
کو فکری غلطی سے بچایا جاسکتا ہے۔

منطق کا موضوع - معرفت و قول شارح اور دلیل و محبت۔

منطق کی غرض - صِيَانَةُ الدِّهَانِ عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ۔  
ذہن کو فکری غلطی سے بچانا۔

فائدہ: دوسرے میں کے نتیجے کو اس حیثیت سے کہ اس کا تصور فاعل سے صدور فعل کا  
است باعرض اور غلط ثابت غایہ کہا جاتا ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ صدور فعل  
کے بعد حاصل ہوا فائدہ، منفعت اور غایت کہا جاتا ہے چنانچہ صباغة الذہن  
عن الخطا، فی الفکر، حیثیت اول علم منطق کی طرف اور علت ہے اور بحیثیت ثانی  
فائدہ، منفعت اور غایت ہے۔

وضع - منطق کو ابتداءً ارسطو نے سکندر ذوالقرنین کے حکم پر وضع کیا لہذا ارسطو  
کو معلم اول کہا جاتا ہے پھر ابو نصر فارابی نے اس کی مزید توضیح کی تو وہ معلم ثانی کہلا  
اور فارابی کی کتب کے جل کہ ضائع ہو جانے کے بعد شیخ الرئيس ابو علی سینا نے  
وہ بارہ اس علم کو مفصل تحریر کیا تو وہ معلم ثالث قرار پائے۔

تسمیہ - منطق بنا ہے منطق سے۔ منطق کی دوسری معنی ظاہری یعنی تکلم،  
معنی لفظی باطنی یعنی ادراک۔ چونکہ یہ علم ان دونوں میں تقویت دیتا ہے لہذا اسے منطق  
کہتے ہیں اور اس علم کو میزان بھی کہا جاتا ہے کیونکہ میزان کا معنی ترازو ہے اور  
اسی عقل کے لیے ترازو ہے جس پر عقل افکار کو تولد کر دیتا ہے اور فاسد میں امتیاز



علم کی تعریف: هُوَ حُصُولُ صُورَةِ الشَّيْءِ فِي الْعَقْلِ۔  
 کسی شے کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔

تقسیم علم۔ علم کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تصور۔ نمبر ۲۔ تصدیق۔  
 وجہ حصر۔ علم دو حال سے خالی نہیں کہ وہ حکم کے ساتھ ہو گا یا حکم سے خالی ہو گا۔  
 بصورت اول تصدیق اور بصورت ثانی تصور  
 تعریفات و امثله

تصور۔ وہ علم جو حکم سے خالی ہو۔ جیسے انسان کا تصور  
 تصدیق۔ وہ علم جو حکم کے ساتھ ہو۔ جیسے زید کا تیب۔  
 حکم کی تعریف۔ اسناد امر الی امر آخر ایجاباً کان اؤ سلباً۔  
 ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کرنا۔ بطور ایجاب یا بطور سلب۔  
 جیسے زید کا تیب اور زید کی شیں کا تیب۔  
 تقسیم اقسام علم۔ تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔  
 نمبر ۱۔ ضروری و بدیہی۔ نمبر ۲۔ نظری و کسبی۔

وجہ حصر۔ تصور اور تصدیق دو حال سے خالی نہیں ہوں گے یا تو وہ نظر و  
 فکر کے بغیر حاصل ہوں گے یا نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہوں گے بصورت  
 اول "ضروری و بدیہی" اور بصورت ثانی "نظری و کسبی"۔

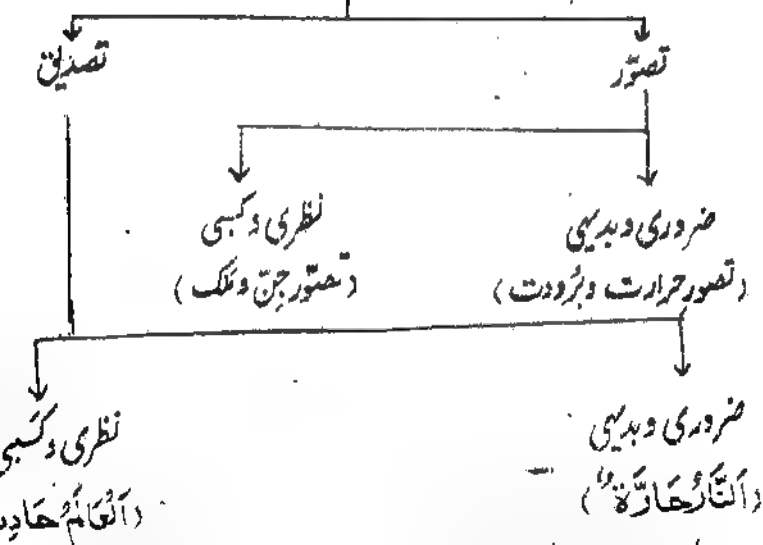
تعریفات و امثله  
 تصور ضروری و بدیہی۔ وہ تصور جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے تصور  
 حرارت و برودت

تصورِ نظری و کبھی - وہ تصور جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو۔ جیسے تصورِ جن و ملک  
تصدیقِ ضروری و بدیہی - وہ تصدیق جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے  
لَنَا رَحَاةٌ فِي الْمَاءِ الْبَارِدِ

تصدیقِ نظری و کبھی - وہ تصدیق جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو جیسے  
الْعَالَمُ مُخَادِعٌ فِي الصَّانِعِ مُوجُودٌ

## نقشہ اقسامِ علم

علم



سوال - آپ نے تصور کا ذکر پہلے اور تصدیق کا ذریعہ بعد میں کیوں کیا؟  
جواب - جواب سے پہلے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ تقدم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **تقدم ذاتی**۔ یعنی مؤخر، مقدم کا محتاج ہو اور مقدم، مؤخر کے لئے علت تمام ہو۔ جیسے طلوع شمس کا تقدم وجود نہمار پر ہے کیونکہ وجود نہمار محتاج ہے طلوع شمس کا اور طلوع شمس علت ہے وجود نہمار کے لئے۔

(۲) **تقدم طبعی**۔ یعنی مؤخر، مقدم کا محتاج ہو۔ لیکن مقدم، مؤخر کی علت تمام نہ ہو۔ جیسے تصور کا تقدم تصدیق پر کیونکہ تصدیق محتاج تصور تو ہے لیکن تصور علت تصدیق نہیں۔

(۳) **تقدم زمانی**۔ یعنی مقدم کا زمانہ مؤخر کے زمانے سے پہلے ہو۔ جیسے زمانہ نوح مقدم ہے۔ زمانہ موسیٰ سے علیہا السلام۔

(۴) **تقدم وضعی**۔ یعنی مقدم کو ذکر میں مؤخر سے پہلے کر دینا۔ اس تمہید کے بعد سوال مذکورہ بالا کا جواب یہ ہو گا کہ چونکہ تصور، تصدیق پر طبعی طور پر مقدم ہے لہذا ہم نے ذکر میں بھی تصور کو تصدیق پر مقدم کیا۔ تاکہ وضع، طبع کے مطابق ہو جائے۔

**نظر و فکر**۔ امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ ترتیب کسی مجہول چیز تک پہنچا دے۔ پھر امور معلومہ اگر تصورات ہوں تو انہیں معرف و قول شارح اور اگر تصدیقات ہوں تو انہیں دلیل و حجت کہا جاتا ہے۔ **مُعرف و قول شارح**۔ وہ معلومات تصوریہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصور حاصل ہو جائے۔ جیسے حیوان کا معنی جو ہر جسم نامی، حساس، متحرک بالارادہ اور ناطق کا معنی دریا بندہ مقولات دلوں الگ الگ معلوم ہوں۔ پھر ان کو ترتیب دی جائے اور یوں کہا جائے کہ حیوان ناطق تو اس سے انسان

کا تصور حاصل ہو گیا جو پہلے مجہول تھا۔

**دلیل و حجت۔** وہ معلومات تصدیقہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے جیسے یہ معلوم ہو کہ عالم متغیر ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ ہر متغیر حادث ہے۔ پھر ان کو ترتیب دے کر یوں کہا جائے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے تو نتیجہ آئے گا کہ عالم حادث ہے یہ ایک اور تصدیق حاصل ہو گئی جو پہلے مجہول تھی۔

**سوال۔** منطقی کا مقصود معانی کی بحث کرنا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ منطق کی

کتابوں میں لفظ اور دلالت کی بھی بحث کی جاتی ہے ؟

**جواب۔** منطقی کا مقصود بالذات تو معانی کی بحث ہے۔ لیکن چونکہ معانی کا سمجھنا اور سمجھانا الفاظ پر موقوف ہوتا ہے۔ لہذا معانی سے پہلے الفاظ کی بحث کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور لفظ سے معنی تب سمجھا جاسکتا ہے جب لفظ معنی پر دلالت کرے۔ لہذا الفاظ کی بحث سے پہلے دلالت کی بحث کی جاتی ہے۔

## دلالت کی بحث

**دلالت کی تعریف۔** دلالت کا لغوی معنی ہے راہ دکھانا اور اصطلاحی

معنی ہے کسی شے کا کسی دوسری شے کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ جب بھی پہلی شے کا علم آئے تو اس کے ساتھ ہی دوسری شے کا بھی علم حاصل ہو جائے۔

پہلی شے کو دال اور دوسری شے کو مدلول کہا جاتا ہے۔

**دلالت کی تقسیم۔** دلالت کی ابتداء دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ لفظیہ۔ نمبر ۲۔ غیر لفظیہ۔

وجہِ حصر۔ دلالت دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اس میں دال لفظ ہوگا یا غیر لفظ  
بصورتِ اول دلالتِ لفظیہ اور بصورتِ ثانی دلالتِ غیر لفظیہ۔

## تعریفات و امثلہ

دلالتِ لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال لفظ ہو جیسے لفظِ زید کی دلالت  
ذاتِ زید پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال غیر لفظ ہو جیسے دھوئیں کی دلالت  
آگ پر۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ وضعیہ۔ نمبر ۲۔ طبعیہ۔ نمبر ۳۔ عقلیہ۔  
وجہِ حصر۔ دلالتِ لفظیہ یا غیر لفظیہ دو حال سے خالی نہ ہوگی۔ کہ اس میں وضع  
کا دخل ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول وضعیہ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں  
کہ اس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو طبعیہ ورنہ عقلیہ۔  
تو اس طرح دلالت کی کل قسمیں چھ ہو گئیں۔

## تعریفات و امثلہ

دلالتِ لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے لفظِ  
زید کی دلالتِ ذاتِ زید پر۔

دلالتِ لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل  
ہو۔ جیسے لفظِ اُخ اُخ کی دلالتِ سینے کے درد پر۔

دلالتِ لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے تقاضے  
کا دخل نہ ہو۔ جیسے دیوار کے کچھے سے سنائی دینے والے لفظِ دیر کی دلالتِ بولنے  
والے کے وجود پر۔

دلالت غیر لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے  
دو آل اور بعد یعنی عقود، خطوط، نقشب اور اشارات کی دلالت اپنے مدلولات پر۔  
دلالت غیر لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے  
کا دخل ہو جیسے چہرے کی بُرخ کی دلالت شرمندگی پر اور چہرے کی زردی کی دلالت  
خوف پر۔

دلالت غیر لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے  
تقاضے کا دخل نہ ہو۔ جیسے وضوئیں کی دلالت آگ پر۔  
سوال۔ دلالت کی کل چھ قسمیں ہیں۔ لیکن علوم میں بحث فقط دلالت لفظیہ  
وضعیہ کی ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟  
جواب۔ اس لئے کہ افادہ اور استفادہ یعنی سمجھنا اور سمجھانا آسانی اسی دلالت  
سے حاصل ہوتا ہے۔

## دلالت لفظیہ وضعیہ کی تقسیم

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مطابقی۔ نمبر ۲۔ تشبہی۔ نمبر ۳۔ راجحی۔  
وجہ تھری۔ لفظ کی دلالت اپنے معنی پر تین حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو لفظ اپنے  
پورے معنی موضوع لا پر دلالت کرے گا۔ یا موضوع لفظ کی جز پر دلالت کرے گا۔  
یا موضوع لفظ کے خارج لازم پر دلالت کرے گا۔  
بصورت اول مطابقی۔ بصورت ثانی تشبہی اور بصورت ثالث راجحی۔

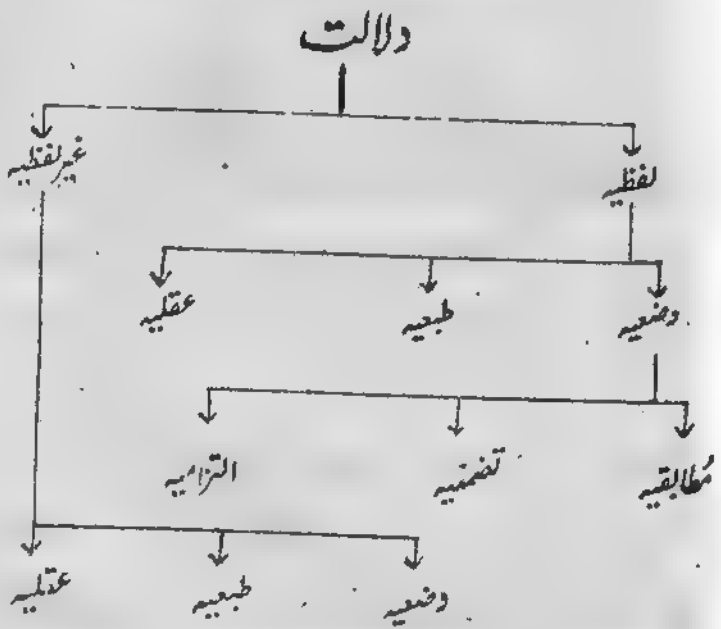
## تعریفات و امثلہ

دلالت مطابقی۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنی



موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر۔  
**دلالتِ تفسی**۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ  
 کی جز پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت فقط حیوان پر یا فقط ناطق پر۔  
**دلالتِ التزامی**۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ  
 کے خارج لازم پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت قابلِ علم ہونے پر۔

## نقشہ اقسامِ دلالت



## لفظ کی بحث

**تعریف لفظ**۔ لغوی معنی ہے پھینکنا اور اصطلاحی معنی ہے مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ الْإِنْسَانُ

یعنی جس شے کے ساتھ انسان تلفظ کرتا ہے۔

تقسیم لفظ۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مفرد۔ نمبر ۲۔ مرکب۔

وجہ حصر۔ لفظ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز پر

پر دلالت کرنا مقصود ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول مرکب اور بصورتِ ثانی مفرد۔

## تعریفات و امثلہ

لفظ مفرد۔ وہ لفظ جس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز پر دلالت کرنا مقصود نہ ہو۔  
اس کی چھ پانچ صورتیں ہیں۔

نمبر ۱۔ لفظ کی جُز ہی نہ ہو۔ جیسے ہمزہ استفہام۔

نمبر ۲۔ لفظ کی جُز ہو لیکن معنی کی جُز نہ ہو۔ جیسے اسمِ جہالت (الش)

نمبر ۳۔ لفظ کی جُز ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لیکن لفظ کی جُز معنی کی جُز پر دلالت نہ کرے جیسے لفظ زید اس میں لفظ کی جُز نہیں ہیں۔ جیسے زید اور معنی کی جُز بھی ہیں۔ جیسے زید کا سر، بازو، مانگیں وغیرہ لیکن لفظ کی کوئی جُز معنی کی کسی جُز پر دلالت نہیں کرتی۔

نمبر ۴۔ لفظ کی جُز بھی ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لفظ کی جُز معنی کی جُز پر دلالت بھی کرے لیکن معنی مرادی کی جُز پر دلالت نہ کرے۔ جیسے عجمہ الش جبکہ کسی کا نام ہو۔

نمبر ۵۔ لفظ کی جُز بھی ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لفظ کی جُز معنی مرادی کی جُز پر دلالت بھی کرے۔ لیکن دلالت کرنا مقصود نہ ہو جیسے حیوان نالوق جبکہ کسی کا نام ہو۔  
لفظ مرکب۔ وہ لفظ جس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز پر دلالت کرنا مقصود

ہو۔ جیسے زین قارئین

## لفظ مفرد کی تقسیمات

تقسیم نمبر ۱۔ معنی کے استقلال اور عدم استقلال کے اعتبار سے لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اسم۔ نمبر ۲۔ کلمہ۔ نمبر ۳۔ أداة۔

وجہ حصر۔ لفظ مفرد دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کرتا تو أداة اور اگر کرتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو وہ کلمہ ہے جس کو نحوی فعل کہتے ہیں۔ اور اگر نہیں کرتا تو وہ اسم ہے۔

## تعریفات و امثلہ

اسم۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زبید۔

کلمہ۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو۔ اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے ضروب۔

اداة۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے میں، اری۔

فائدہ۔ نحو یوں کے فعل اور منطقیوں کے کلمہ کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر کلمہ منطقی فعل نحوی تو ہے مگر ہر فعل نحوی کلمہ منطقی نہیں۔ مثلاً: ضرب۔ نحو یوں کے نزدیک فعل ہے لیکن منطقیوں کے نزدیک کلمہ نہیں۔ اس لیے کہ کلمہ مفرد کی قسم ہے جبکہ ضرب مناطقہ کے نزدیک مفرد نہیں بلکہ مرکب ہے کیونکہ لفظ کی جزر معنی مرادی کی جزر پر دلالت کرتی ہے

یعنی ہمزہ بتاکلم پر اور ض، ر، ب معنی وحدتی پر دال ہے۔  
 تقسیم نمبر ۲۔ معنی کی وحدت کے اعتبار سے لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔  
 نمبر ۱۔ علم۔ نمبر ۲۔ متواظی۔ نمبر ۳۔ مشکک۔

وجہ حصر۔ لفظ مفرد جبکہ واحد المعنی ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اس کا  
 معنی مُعَيَّن و مُشْتَخَص ہو گا یا نہیں۔ بصورتِ اول علم ہے۔ اور بصورتِ ثانی پھر  
 دو حال سے خالی نہیں۔ کہ تمام افراد پر وہ برابر برابر صادق آتا ہے یا نہیں۔  
 بصورتِ اول متواظی اور بصورتِ ثانی مُشْتَكک۔

### تعریفات و امثلہ

علم۔ وہ لفظ مفرد جس کا معنی ایک ہو اور مُعَيَّن و مُشْتَخَص ہو جیسے زید، عمر، بکر۔  
 متواظی۔ وہ لفظ مفرد واحد المعنی جس کا معنی مُعَيَّن و مُشْتَخَص نہ ہو۔ اور تمام  
 افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو جیسے انسان کہ زید، عمر، بکر وغیرہ پر برابر برابر صادق  
 آتا ہے۔

مُشْتَكک۔ وہ لفظ مفرد واحد المعنی جس کا معنی مُعَيَّن و مُشْتَخَص نہ ہو اور تمام  
 افراد پر برابر برابر صادق نہ آتا ہو۔ بلکہ اس کا صدق بعض افراد پر اولیٰ، بعض پر  
 غیر اولیٰ، بعض پر مقدم، بعض پر مؤخر، بعض پر اشد، بعض پر اضعف، بعض  
 پر ازیادہ بعض پر انقص ہو جیسے سواد و بیاض اور لفظ وجود۔

تقسیم نمبر ۳۔ معنی کی کثرت کے اعتبار سے لفظ مفرد کی چار قسمیں ہیں۔  
 نمبر ۱۔ مشترک۔ نمبر ۲۔ منقول۔ نمبر ۳۔ حقیقت۔ نمبر ۴۔ مجاز۔

وجہ حصر۔ لفظ مفرد جب کثیر المعنی ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ تمام معنوں

کے لئے اس کی ابتداء وضع ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ مشترک ہے۔ اور اگر تمام معنوں کے لئے ابتداء وضع نہیں بلکہ وضع تو ایک معنی کے لئے ہوئی لیکن اس کا استعمال کسی دوسرے معنی میں ہونے لگا۔ پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہے تو یہ منتقل ہے اور اگر نہیں چھوڑا گیا بلکہ وہ لفظ کبھی پہلے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ تو جب پہلے معنی میں استعمال ہو تو اس کو حقیقت کہیں گے۔ اور جب دوسرے معنی میں استعمال ہو تو اس کو مجاز کہیں گے۔

### تعریف و امثلہ

**مشترک**۔ وہ لفظ مفرد کثیر المعنی جس کی وضع ابتداء تمام معنوں کے لئے ہوئی ہو۔ جیسے لفظ عین۔ کہ اس کی وضع آنکھ، چشمہ، گھٹنا اور سونا کے لئے ہے۔  
**منتقل**۔ وہ لفظ مفرد کثیر المعنی جس کی وضع ابتداء ایک معنی کے لئے ہوئی ہو۔ پھر اس کا استعمال کسی دوسرے معنی میں ہونے لگا ہو اور پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہو۔

**حقیقت**۔ وہ لفظ مفرد جو اپنے معنی موضوع لہ میں استعمال ہوتا ہو۔ جیسے لفظ اسد حیوان مفرد کے لئے۔

**مجاز**۔ وہ لفظ مفرد جو اپنے معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہوتا ہو جیسے لفظ اسد کہ جبل شجاع کے لئے۔

**تقسیم منقول**۔ منقول کی باعتبار ناقل کے تین قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عرفی۔ نمبر ۲۔ شرعی۔ نمبر ۳۔ اصطلاحی۔

وجہ حصر۔ منقول تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کے ناقل عرف عام والے ہوں گے یا عرف خاص والے ہوں گے۔ یا اہل شرع ہوں گے۔ بصورت اول عرفی بصورت ثانی اصطلاحی اور بصورت ثالث شرعی۔

### تعلیقات و امثلہ

منقول عرفی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرف عام والے ہوں جیسے اَلْقَدْ اَبَسَ اس کی وضع تو ہوئی تھی کُلُّ مَا يَدُبُّ عَلَى الْاَرْضِ کے لئے لیکن بعد میں عرف عام والوں نے اس کو نقل کر دیا چار پاؤں کی طرف۔ منقول شرعی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل اہل شرع ہوں جیسے لفظ صلوٰۃ کہ اس کی وضع تو ہوئی تھی دُعا کے لئے۔ بعد میں اس کا استعمال ہونے لگا مخصوص عبادت یعنی نماز میں۔

منقول اصطلاحی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرف خاص والے ہوں جیسے لفظ اسم اس کی وضع تو ہوئی تھی بلندی یا علامت کے معنی کے لئے لیکن نحو یوں نے اس کو نقل کر دیا ایسے کلمہ کی طرف جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے مُقْتَرَن نہ ہو۔

نورط۔ اگر دو لفظ ایک ہی معنی کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو انکو مترادفان کہا جاتا ہے۔ جیسے۔ اسد اور لیث دونوں کا معنی شیر ہے۔ اور اگر دو لفظ دو الگ الگ معنوں کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو ان کو متبائنان کہا جاتا ہے جیسے شجر اور حجر۔

مُرکب کی تقسیم۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تام۔ نمبر ۲۔ ناقص۔



وجہ حصر۔ مرکب دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اس پر سکوت صحیح ہوگا یا نہیں۔  
بصورتِ اول تام اور بصورتِ ثانی ناقص

### تعریفات و امثلہ

مرکب تام۔ مَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ دہ مرکب جس پر سکوت صحیح ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

مرکب ناقص۔ مَا لَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ۔

وہ مرکب جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ جیسے عَلَامٌ زَيْدٌ۔

مرکب تام کی تقسیم مرکب تام کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خبر و قضیہ ۲۔ انشاء۔

وجہ حصر۔ مرکب تام دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اول خبر و قضیہ اور بصورتِ ثانی انشاء۔

### تعریفات و امثلہ

خبر و قضیہ۔ مَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔

وہ مرکب تام جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

الانشاء۔ مَا لَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔

مرکب تام جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو جیسے اِحْرَبُ

اشارہ کی تقسیم۔ انشاء کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ طلبی۔ نمبر ۲۔ غیر طلبی۔

وجہ حصر۔ انشاء دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ باعتبار وضع کے طلبِ فعل پر

دالالت کرے گا یا نہیں۔ بصورتِ اول طلبی اور بصورتِ ثانی غیر طلبی۔ جس پر

تنبیہ کما حاتم

انشائے طلبی کی پھر تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ امر۔ نمبر ۲۔ دُعا۔ نمبر ۳۔ التماس۔  
 وجہِ حصر۔ مُلَبّ تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ مع الاستغلاء (بڑائی کے  
 ساتھ) ہوگی یا مع الخضوع (عاجزی کے ساتھ) ہوگی یا مع التساوی (برابری  
 کے ساتھ) ہوگی۔ بصورتِ اول امر۔ جیسے اِذْهَبْ بصورتِ ثانی۔ دُعاء ہوا  
 اور بصورتِ ثالث۔ التماس۔

نوٹ۔ تنبیہ میں امر و نہی کے علاوہ الشارح کی باقی اقسام داخل ہیں۔ جیسے  
 تمنیٰ، ترجیٰ اور ندا وغیرہ۔

### مرکب ناقص کی تقسیم

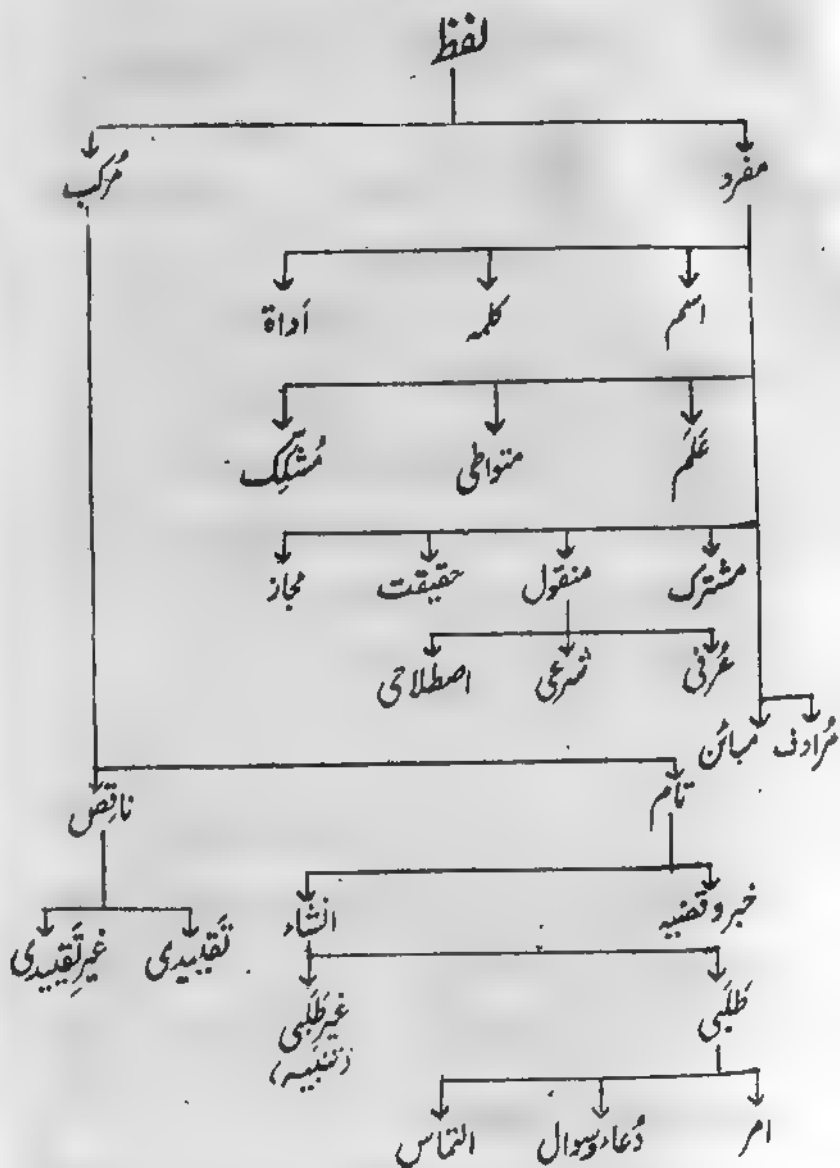
مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تقيیدی۔ نمبر ۲۔ غیر تقيیدی۔  
 وجہِ حصر۔ مرکب ناقص دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ  
 اول کے لئے قید ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول تقيیدی اور بصورتِ ثانی  
 غیر تقيیدی۔

### تعارُفات و امثله

مرکب تقيیدی۔ وہ مرکب ناقص ہے جس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ اول کے لئے  
 قید بنے جیسے عَلَّامٌ زَيْدٍ۔ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

مرکب غیر تقيیدی۔ وہ مرکب ناقص ہے جس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ اول کے  
 لئے قید نہ بنے۔ جیسے فِي الدَّارِ۔

## نقشہ اقسام لفظ



# مفہوم کی بحث

جو کچھ ذہن میں آئے اُس کو مفہوم کہتے ہیں۔ مفہوم کی دو قسمیں ہیں۔  
نمبر اگلی۔ نمبر ۱۔ جزئی۔

وجہ حصر۔ مفہوم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس کا نفس تصور شرکتِ کثیرین سے مانع ہوگا یا نہیں۔ اگر مانع ہے تو جزئی۔ ورنہ کلی۔

## تعریفات و امثلہ

جزئی۔ وہ مفہوم جس کا نفس تصور شرکتِ کثیرین سے مانع ہو جیسے زید۔

کلی۔ وہ مفہوم جس کا نفس تصور شرکتِ کثیرین سے مانع نہ ہو جیسے انسان۔

تقسیمِ جزئی۔ جزئی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ جزئی حقیقی۔ نمبر ۲۔ جزئی اضافی

وجہ حصر۔ جزئی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کلی بھی ہو سکتی ہے یا

نہیں۔ بصورتِ اول جزئی اضافی اور بصورتِ ثانی جزئی حقیقی

## تعریفات و امثلہ

جزئی حقیقی اسکی تعریف ابھی گذری۔

جزئی اضافی وہ مفہوم اخص جو کسی اعم کے تحت داخل ہو۔ جیسے زید کا مفہوم جو انسان کے تحت داخل ہے۔ اسی طرح انسان، حیوان کے تحت، حیوان، جسم نامی کے تحت، جسم نامی جسم مطلق کے تحت اور جسم مطلق، جوہر کے تحت داخل ہے۔

لہذا زید، انسان، حیوان، جسم نامی اور جسم مطلق سب ہی جزئیاتِ اضافی ہیں۔

سوال۔ جزئی اضافی اور جزئی حقیقی میں نسبت کیا ہے؟

**جواب**۔ ان دونوں میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے۔ یعنی ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ضرور ہوتی ہے۔ لیکن ہر جزئی اضافی کا جزئی حقیقی ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے زید جزئی حقیقی بھی ہے اور جزئی اضافی بھی لیکن انسان، حیوان اور جسم نامی جزئی اضافی تو ہیں مگر جزئی حقیقی نہیں ہیں۔

تقسیم کلی نمبر ۱۔ افراد کلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی چھ قسمیں ہیں۔

وجہ حصر: کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہے یا ممکن۔ بصورت اول قیماً اول اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ خارج میں اس کا کوئی فرد پایا جاتا ہے یا نہیں۔ بصورت ثانی قسم ثانی اور بصورت اول پھر دو حال سے خالی نہیں کہ صرف ایک فرد پایا جاتا ہے یا متعدد۔ اگر صرف ایک فرد پایا جاتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس فرد کے غیر کا پایا جانا ممکن ہے یا ممکن۔ بصورت اول قسم ثالث اور بصورت ثانی قسم رابع۔ اور اگر متعدد افراد پائے جاتے ہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ متعدد افراد متناہی ہیں یا غیر متناہی بصورت اول قسم خامس اور بصورت ثانی قسم سادس۔

### تعریفیات و امثلہ

نمبر ۱۔ وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے تریک، باری، تسائی۔

نمبر ۲۔ وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو لیکن پائے نہ جائیں جیسے عنقار۔

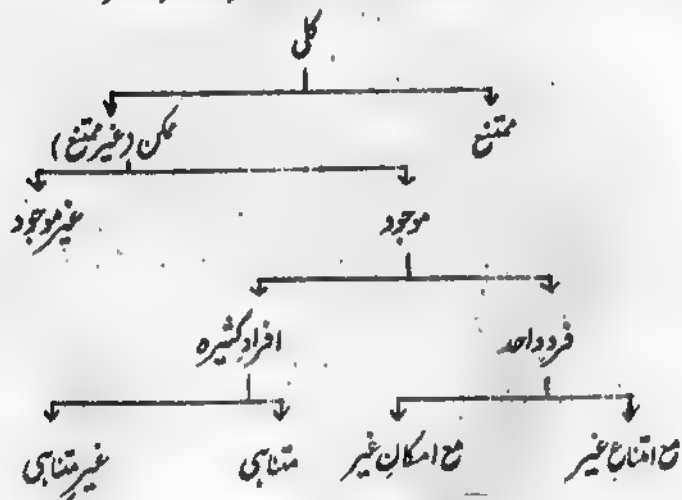
نمبر ۳۔ وہ کلی جس کا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے واجب الوجود۔

نمبر ۴۔ وہ کلی جس کا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممکن ہو جیسے شمس۔

نمبر ۵۔ وہ نگلی جس کے خارج میں متعدد افراد پائے جائیں۔ لیکن وہ متناہی ہوں جیسے کوکب سیارہ جو سات ہیں۔ شمس، قمر، مریخ، زہرہ، زحل، عطارد اور مشتری۔

نمبر ۶۔ وہ نگلی جس کے خارج میں متعدد افراد پائے جائیں اور وہ غیر متناہی ہوں جیسے معونات البیتہ

### نقشہ کلیات کتبہ مطابق وجہ حصر



تقسیم نگلی نمبر ۲۔ نگلی کی پانچ قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ نوع۔ نمبر ۲۔ جنس۔ نمبر ۳۔ فصل۔ نمبر ۴۔ خاصہ۔ نمبر ۵۔ عرض عام۔

وجہ حصر۔ نگلی کی نسبت جب اُس کے افراد کی طرف کی جائے تو وہ نگلی تین حال سے خالی نہیں ہوگی۔ یا تو وہ اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہوگی۔

یا اپنے افراد کی حقیقت کا جزء ہوگی۔ یا اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہوگی۔ اگر نگلی اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہو تو اُس نگلی کو نوع کہا جاتا ہے۔ جسے انسان۔



اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت کا جزو نہ ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگی۔  
 کہ وہ تمام مشترک ہوگی یا نہیں۔ اگر تمام مشترک ہو تو اُس کو جنس کہا جاتا  
 ہے جیسے حیوان، انسان کے لئے۔

اور اگر تمام مشترک نہ ہو تو اُس کو فصل کہا جاتا ہے جیسے ناطق انسان کیلئے۔  
 اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں  
 ہوگی۔ کہ وہ ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہوگی یا نہیں۔ اگر وہ  
 کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہے تو اُس کُلی کو خاصہ کہا جاتا  
 ہے جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

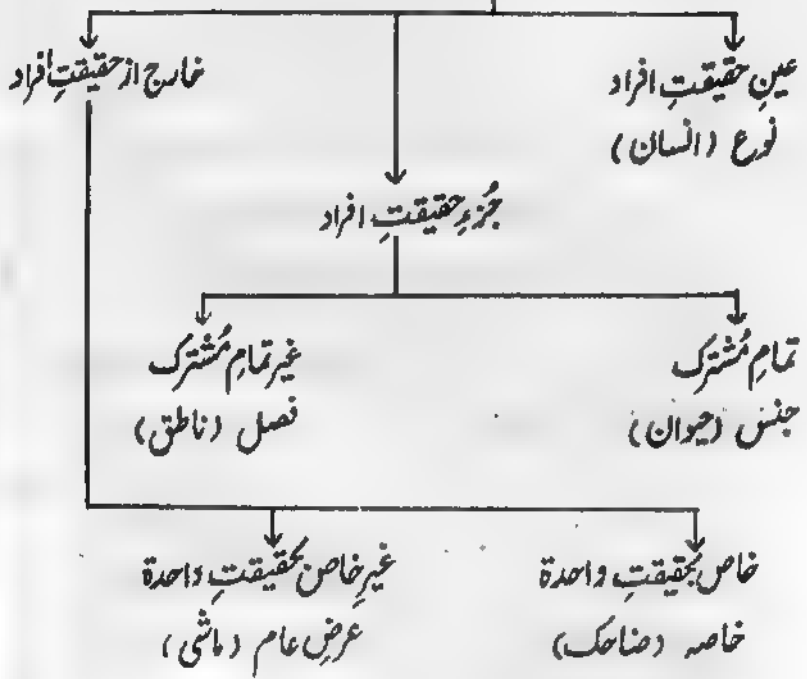
اور اگر وہ کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص نہ ہو تو اُسے عرض  
 عام کہا جاتا ہے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے۔

### تعریف تمام مشترک مع مثال

دو مائیتوں کے درمیان وہ جزو مشترک کہ کوئی بھی جزو مشترک اُس سے  
 خارج نہ ہو۔ جیسے انسان اور فرس کے درمیان حیوان ایک ایسا جزو مشترک  
 ہے کہ ان دونوں کے درمیان پائے جانے والے تمام اجزائے مشترک اسی میں  
 داخل ہیں۔ کوئی بھی جزو مشترک اس سے خارج نہیں ہے۔ لہذا حیوان، انسان  
 اور فرس کے لئے تمام مشترک ہے۔

( کلیات خمسہ کا نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں )

# نقشہ کلیات خمسہ مطابق وجہ حصر کلی



## تعریفات و امثله

نوع۔ هُوَ كُلُّ مَقُولٍ عَلَى كَثِيرٍ مُتَّفِقِينَ بِالْحَقَائِقِ فِي جَوَابِ مَا هُوَ۔

نوع وہ کلی ہے جو متفقہ الحقائق کثیرین پر ماہو کے جواب میں بولی جائے۔  
جیسے انسان، فرس وغیرہ۔

جنس۔ ھُوَ کُلُّیُّ مَقُولٌ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ مُّخْتَلِفٍ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ  
مَا ھُوَ۔

جنس وہ کُلّی ہے جو مختلفہ الحقائق کثیرین پر ما ھُو کے جواب میں بولی جائے۔  
جیسے حیوان انسان کے لئے۔

فصل۔ ھُو کُلُّیُّ مَقُولٌ عَلٰی الشَّیْءِ فِیْ جَوَابِ اَیِّ شَیْءٍ ھُوَ  
فِیْ ذَاتِہِ۔

فصل وہ کُلّی ہے جو کسی شے پر اَیّ شَیْء ھُو فِیْ ذَاتِہ کے جواب  
میں بولی جائے جیسے ناطق انسان کے لئے۔

خاصہ۔ ھِیْ کُلِّیَّتٌ صَادِقَةٌ عَلٰی اَفْرَادٍ حَقِیْقَةٍ وَّ اَحَدَةٍ صَدَقًا  
عَرَضِیًّا۔

خاصہ وہ کُلّی ہے جو ایک ہی حقیقت کے افراد پر صدق عرضی کے ساتھ صادق  
آئے۔ جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

عرض عام۔ ھُو کُلُّیُّ صَادِقٌ عَلٰی اَفْرَادٍ حَقِیْقَةٍ وَّ اَحَدَةٍ  
وَعَبَرِہَا صَدُقًا عَرَضِیًّا۔

عرض عام وہ کُلّی ہے جو ایک حقیقت کے افراد پر اور اُس کے غیر کے افراد  
پر بھی صدق عرضی کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے۔  
تقسیمات نوع۔ تقسیم نمبر۔ نوع کی دو قسمیں ہیں نمبر۔ نوع حقیقی۔ نمبر ۲۔ نوع اضافی۔

وجہ حصر: نوع دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کسی جنس میں ہو سکتی ہے یا نہیں۔  
بصورتِ اوّل نوع اضافی اور بصورتِ ثانی نوع حقیقی۔

## تعریفات و امثلہ

نوع حقیقی۔ وہ کلی جو متفقہ الحقائق کثیرین پر ماحو کے جواب میں بولی جائے۔  
جیسے انسان۔

نوع اضافی۔ کُلُّ مَا هِيَ تَقَالُ عَلَيْهَا وَعَلَى غَيْرِهَا الْجِنْسُ  
فِي جَوَابِ مَا هُوَ۔

ہر وہ ماہیت جس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر ماحو کے ذریعے سوال کیا جائے۔ تو جواب میں جنس واقع ہو۔ جیسے انسان کہ جب اس کو فرس کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَا هُمَا تو جواب میں حیوان آئے گا جو کہ جنس ہے لہذا انسان اس اعتبار سے نوع اضافی ہو۔ اسی طرح حیوان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں اَلْحَيَوَانُ وَالشَّجَرُ مَا هُمَا تو جواب میں جسم نامی آئے گا جو کہ جنس ہے۔ لہذا حیوان نوع اضافی ہو۔

## تقسیم نمبر ۲ (باعتبار ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے نوع کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عالی۔ نمبر ۲۔ سافل۔ نمبر ۳۔ متوسط۔ نمبر ۴۔ مفرد۔

وجہ مختصر۔ نوع چار حال سے خالی نہ ہوگی یا تو اُس کے نیچے کوئی نوع ہوگی اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا الٹ یعنی اُس کے اوپر کوئی نوع ہوگی۔ اور نیچے نہ ہوگی یا اوپر بھی کوئی نوع ہوگی اور نیچے بھی ہوگی یا نہ اوپر کوئی نوع ہوگی اور نہ نیچے۔ بصورتِ اول نوع عالی بصورتِ ثانی نوع سافل بصورتِ ثالث نوع متوسط اور بصورتِ رابع نوع مفرد۔

## تعریفات و امثلہ

نوع عالی۔ وہ نوع جس کے نیچے تو کوئی نوع موجود ہو لیکن اوپر کوئی نوع موجود نہ ہو جیسے جسم مطلق۔

نوع سافل۔ وہ نوع جس کے اوپر تو کوئی نوع موجود ہو لیکن نیچے کوئی نوع موجود نہ ہو۔ جیسے انسان اس کو نوع الانواع بھی کہتے ہیں۔

نوع متوسط۔ وہ نوع جس کے اوپر بھی کوئی نوع موجود ہو اور نیچے بھی کوئی نوع موجود ہو۔ جیسے حیوان اور جسم نامی۔

نوع مفرد۔ وہ نوع جس کے نہ تو اوپر کوئی نوع ہو۔ اور نہ ہی نیچے کوئی نوع موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس مانا جائے۔

## تقسیمات جنس

تقسیم نمبر ۱۔ جنس کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ جنس قریب۔ نمبر ۲۔ جنس بعید۔

وجہ حصر: کسی ماہیت کی جنس دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ ماہیت کو اس جنس کے مشارکات میں سے جس کے ساتھ ملا کر ماہیوں کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہی جنس واقف ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول جنس قریب اور بصورتِ ثانی جنس بعید

## تعریفات و امثلہ

جنس قریب۔ کسی ماہیت کی جنس قریب وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اس ماہیت کو بعض مشہدات سے ملا کر ماہیوں کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے۔ اور جب دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر ماہیوں کے

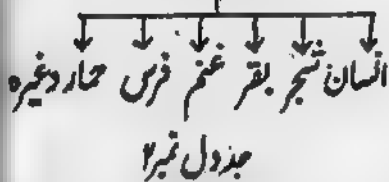
ذریعے سوال کریں تو پھر بھی جواب میں وہی جنس آئے۔ جیسے حیوان انسان کے لئے کہ جب انسان کو فرس کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کیا اور یوں کہا۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَاهُمَا۔ تو جواب میں حیوان آیا اور پھر جب انسان کو دوسرے مشارکات یعنی حمار، بقر، غنم وغیرہ سے ملا کر سوال کیا اور یوں کہا اَلْاِنْسَانُ وَالْحِمَارُ مَاهُمَا یَا اَلْاِنْسَانُ وَالْبَقَرُ مَاهُمَا یَا اَلْاِنْسَانُ وَالْغَنَمُ مَاهُمَا تو ہر جگہ جواب میں حیوان ہی آتا ہے۔ لہذا معلوم ہو گیا کہ حیوان، انسان کے لئے جنس قریب ہے۔

جنس بعید۔ کسی ماہیت کی جنس بعید وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اس ماہیت کو بعض مشارکات کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے لیکن جب بعض دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس نہ آئے۔ بلکہ کوئی اور جنس آجائے۔ جیسے جسم نامی، انسان کے لئے۔

اس لئے کہ انسان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں اور یوں کہیں اَلْاِنْسَانُ وَالشَّجَرُ مَاهُمَا تو جواب میں جسم نامی، آئیگا۔ لیکن جب انسان کو بعض دوسرے مشارکات یعنی فرس، غنم، بقر وغیرہ کے ساتھ ملا کر سوال کریں اور یوں کہیں اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَاهُمَا یَا اَلْاِنْسَانُ وَالْغَنَمُ مَاهُمَا۔ تو جواب میں جسم نامی نہیں آئے گا۔ بلکہ حیوان آئے گا تو معلوم ہو گیا کہ جسم نامی انسان کے لئے جنس بعید ہے۔

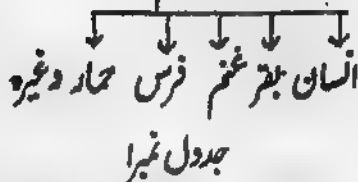
قائدہ۔ جنس قریب و بعید کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ جس جنس کے  
 بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ قریب ہے یا بعید اس کو ادپر لکھ کر نیچے اس  
 کے تمام افراد (انواع) کو ایک لائن میں لکھا جائے گا پھر ان افراد میں سے  
 اس فرد کو الگ کر لیں گے جس کے بارے میں یہ دریافت کرنا ہے کہ وہ مذکورہ  
 بالا جنس اس کے لئے قریب ہے یا بعید پھر اس فرد کو دائیں طرف لکھ کر اس  
 کے ساتھ بائیں طرف باری باری افراد مذکورہ میں سے ایک ایک کو ملا کر مٹاھا  
 کے ذریعے سوال کرتے جائیں گے اور دیکھیں گے اگر تمام سوالوں کے جواب  
 میں وہی جنس آئے جو ادپر مذکور ہے تو وہ جنس اس فرد مخصوص کے لئے جنس  
 قریب ہوگی اور اگر جواب میں ہر جگہ وہ جنس نہ آئے بلکہ بعض سوالوں کے جواب  
 میں وہ جنس آئے اور بعض کے جواب میں کوئی اور جنس آجائے تو وہ جنس  
 اس فرد مخصوص کے لئے جنس بعید ہوگی مثال کے طور پر ہم یہ معلوم کرنا چاہتے  
 ہیں کہ حیوان اور جسم نامی انسان کے لئے جنس قریب ہیں یا بعید تو حیوان اور  
 جسم نامی کو ادپر لکھ کر نیچے انسان سمیت ان کے تمام افراد کو لکھیں گے پھر انسان  
 کو ان میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ملا کر مٹاھا کے ذریعے سوال کریں گے  
 جیسا کہ جدول ۱ میں انسان کے ساتھ حیوان کے جس فرد کو ملا کر مٹاھا کے  
 ذریعے سوال کیا جواب میں حیوان آیا لہذا حیوان انسان کے لئے جنس قریب  
 ہے اور جدول نمبر ۲ میں انسان کو جسم نامی کے افراد میں سے شجر کے ساتھ ملا کر  
 مٹاھا کے ذریعے سوال کیا تو جواب میں جسم نامی آیا لیکن باقی افراد کے ساتھ  
 ملا کر سوال کیا تو جواب میں جسم نامی نہیں آیا بلکہ حیوان آیا لہذا جسم نامی انسان  
 کے لئے جنس بعید ہے۔۔۔ (بجدول اگلے صفحہ پر دیکھیں)

## جسم نامی



سوالات	جوابات
الانسان والشجر ماہما	جسم نامی
الانسان والبقر ماہما	حیوان
الانسان والغنم ماہما	حیوان
الانسان والفرس ماہما	حیوان
الانسان والحمار ماہما	حیوان

## حیوان



سوالات	جوابات
الانسان والبقر ماہما	حیوان
الانسان والغنم ماہما	حیوان
الانسان والفرس ماہما	حیوان
الانسان والحمار ماہما	حیوان

## تقسیم جنس نمبر ۲ (باعتبار ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے جنس کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱ عالی - نمبر ۲ سافل - نمبر ۳ متوسط - نمبر ۴ مفرد۔

وجہ حصر۔ جنس چار حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو اس کے نیچے کوئی جنس ہوگی

اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا الٹ۔ یعنی اس کے اوپر کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے نہ

ہوگی۔ یا اوپر بھی کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے بھی ہوگی۔ یا نہ تو اوپر کوئی جنس ہوگی اور

نہی نیچے کوئی جنس ہوگی۔ بصورت اول۔ جنس عالی بصورت ثانی جنس سافل۔

بصورت ثالث۔ جنس متوسط اور بصورت رابع جنس مفرد۔



## تعریفات و امثلہ

**جنسِ عالی**۔ وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس موجود ہو لیکن اوپر کوئی جنس موجود نہ ہو۔ اس کو جنسُ الاجناس بھی کہتے ہیں۔ جیسے جوہر۔

**جنسِ سافل**۔ وہ جنس جس کے اوپر تو کوئی جنس موجود ہو۔ لیکن نیچے کوئی جنس موجود نہ ہو۔ جیسے حیوان۔

**جنسِ متوسط**۔ وہ جنس جس کے اوپر بھی کوئی جنس موجود ہو اور نیچے بھی کوئی جنس موجود ہو جیسے جسمِ نامی اور جسمِ مطلق۔

**جنسِ مفرد**۔ وہ جنس جس کے نہ تو اوپر کوئی جنس موجود ہو اور نہ ہی نیچے کوئی جنس موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس نہ مانا جائے۔

## جدول اقسامِ انواع و اجناس باعتبار ترتیب

سلسلہ انواع		سلسلہ اجناس	
جسمِ مطلق	عالی	جوہر	عالی
جسمِ نامی	متوسط	جسمِ مطلق	متوسط
حیوان	متوسط	جسمِ نامی	متوسط
انسان	سافل	حیوان	سافل

مجموعی سلسلہ انواع و اجناس انکے صفحہ پر ملاحظہ ہو

## مجموعی سلسلہ النوع و اجناس

نام کلی	با اعتبار ترتیب	با اعتبار قرب و بُعد
جوہر	جنسِ عالی	جنسِ بعید بسہ مرتبہ
جسمِ مطلق	جنسِ متوسط و نوعِ عالی	جنسِ بعید بدو مرتبہ
جسمِ نامی	جنسِ متوسط و نوعِ متوسط	جنسِ بعید بیک مرتبہ
حیوان	جنسِ سافل و نوعِ متوسط	جنسِ قریب
انسان	نوعِ سافل	نوع

## تقسیماتِ فصل

تقسیم نمبر ۱۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ فصلِ قریب۔ نمبر ۲۔ فصلِ بعید۔

وجہِ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی۔ کہ وہ ماہیت کو جنسِ قریب کے مشارکات سے تمیز دے گی یا جنسِ بعید کے مشارکات سے۔ بصورتِ اول فصلِ قریب۔ اور بصورتِ ثانی فصلِ بعید ہے۔

## تعریفات و امثله

فصلِ قریب۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے۔ جیسے ناطق انسان کے لئے۔

فصلِ بعید۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ بعید کے مشارکات سے ممتاز

کرے جیسے حساس، انسان کے لئے۔

تقسیم نمبر ۲۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مَقْوَم نمبر ۲۔ مُقَسِّم  
وجہِ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی کہ اس کی نسبت نوع کی  
طرف ہوگی یا جنس کی طرف۔

بصورتِ اول مَقْوَم۔ بصورتِ ثانی مُقَسِّم

تعریفات و امثلہ

فصلِ مَقْوَم۔ وہ فصل جس کی نسبت نوع کی طرف ہو۔ جیسے ناطق  
انسان کے لئے۔

فصلِ مُقَسِّم۔ وہ فصل جس کی نسبت جنس کی طرف ہو۔ جیسے ناطق حیوان کیلئے۔  
تقسیماتِ خاصہ :

تقسیم نمبر ۱ : خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ شاملہ ۲۔ غیر شاملہ

وجہِ حصر : خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مختص بہ کے تمام افراد میں پایا  
جاتا ہے یا بعض میں بصورتِ اول شاملہ اور بصورتِ ثانی غیر شاملہ۔

تعریفات و امثلہ :

خاصہ شاملہ : وہ خاصہ جو مختص بہ کے تمام افراد میں پایا جائے۔ جیسے کاتب بالقوہ  
غیر شاملہ : وہ خاصہ جو مختص بہ کے بعض افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالفعل  
انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲ : خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خاصۃ النوع ۲۔ خاصۃ الجنس

وجہِ حصر : خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ایک نوع کے افراد کے ساتھ  
مختص ہے یا ایک جنس کے افراد کے ساتھ۔ بصورتِ اول خاصۃ النوع اور بصورتِ  
ثانی خاصۃ الجنس۔

## تعريفات وامثله :

خاصۃ النوع : وہ خاصہ جو ایک نوع کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے  
مناکح انسان کے لیے ۔

خاصۃ الجنس : وہ خاصہ جو ایک جنس کے افراد کے ساتھ خاص ہو جیسے ماشی  
حیوان کے لئے ۔

تقسیم کلی نمبر ۳ : کل کی دو قسمیں ہیں۔ ماذاتی و عرضی

وجہ حصر : کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ اپنے افراد کی حقیقت سے خارج  
ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول کلی عرضی اور بصورتِ ثانی کلی ذاتی ۔

## تعريفات وامثله

کلی ذاتی کی تعریف : وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہو جیسے نوع جنس اور فرد

کلی عرضی کی تعریف : وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے خاصہ اور عرض

فائدہ : کلی ذاتی و عرضی کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے کہ ذاتی وہ کلی ہے جو اپنے  
افراد کی حقیقت میں داخل ہو اور عرضی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت میں داخل  
نہ ہو اس تعریف کے اعتبار سے نوع کلی ذاتی نہیں بنے گی کیونکہ وہ اپنے افراد کی  
حقیقت میں داخل نہیں بلکہ وہ میں حقیقت ہے ۔

تقسیم کلی عرضی : کلی عرضی یعنی خاصہ اور عرض عام کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عرض لازم۔ نمبر ۲۔ عرض مفارق ۔

وجہ حصر : کلی عرضی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ معروض سے اس کا انطباق  
محال ہو گیا ممکن بصورتِ اول عرض لازم اور بصورتِ ثانی عرض مفارق ۔

## تعریفات و امثلہ

عرض لازم : وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے محال ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔

عرض مفارق : وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے ممکن ہو۔ جیسے خوف کی زردی۔  
تقسیمات عرض لازم :

تقسیم نمبر ۱ : عرض لازم کی تین قسمیں ہیں ۱۔ لازم مابیت ۲۔ لازم وجود خارجی ۳۔ لازم وجود ذہنی۔

وجہ حصر : عرض لازم تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی مابیت کے محال ہوگا یا باعتبار وجود خارجی کے یا باعتبار وجود ذہنی کے۔ بصورتِ اول لازم مابیت بصورتِ ثانی لازم وجود خارجی اور بصورتِ ثالث لازم وجود ذہنی۔

## تعریفات و امثلہ :

لازم مابیت : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی مابیت کے محال ہو قطع نظر وجود خارجی اور وجود ذہنی کے جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔ لازم وجود خارجی : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجود خارجی کے محال ہو جیسے احراقِ نار (آگ کا جلانا)۔

لازم وجود ذہنی : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجود ذہنی کے محال ہو۔ جیسے کلیتِ انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲ : عرض لازم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ لازم بین ۲۔ لازم غیر بین  
وجہ حصر : عرض لازم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ محتاجِ دلیل ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول لازم غیر بین اور بصورتِ ثانی لازم بین۔

## تعریفات و امثلہ :

لازم بین : وہ لازم جو محتاجِ دلیل نہ ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے ۔  
 لازم غیر بین : وہ لازم جو محتاجِ دلیل ہو جیسے حدوثِ عالم کے لیے ۔  
 تقسیم لازم بین و غیر بین : لازم بین کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لازم بین بالمعنی  
 الاخص ۔ ۲۔ لازم بین بالمعنی الاعم ۔ اسی طرح لازم غیر بین کی بھی دو قسمیں ہیں ۔  
 ۱۔ لازم غیر بین بالمعنی الاخص ۲۔ لازم غیر بین بالمعنی الاعم ۔

## تعریفات و امثلہ :

لازم بین بالمعنی الاخص : وہ لازم بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم  
 آئے جیسے بصر، مٹی کے لیے ۔

لازم بین بالمعنی الاعم : وہ لازم بین جس کے لزوم کا جزم تصور ملزوم، تصور لازم  
 اور تصور نسبت سے حاصل ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے ۔ کیونکہ اربعہ ، زوجیت  
 اور ان میں نسبت کے تصور سے اس بات کا جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ زوجیت اربعہ

لازم غیر بین بالمعنی الاخص : وہ لازم غیر بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم  
 نہ آئے جیسے کاتب بالقوہ انسان کے لیے ۔

لازم غیر بین بالمعنی الاعم : وہ لازم غیر بین جس کے لزوم کا جزم تصور ملزوم،  
 تصور لازم اور تصور نسبت سے حاصل نہ ہو جیسے حدوثِ عالم کے لیے ۔

تقسیم عرضِ مفارق : عرضِ مفارق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ قابلِ زوال ۲۔ ناقابلِ زوال ۔  
 وجہ حصر : عرضِ مفارق دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ معروض سے جدا ہوتا  
 ہے یا نہیں ۔ بصورتِ اول قابلِ زوال اور بصورتِ ثانی ناقابلِ زوال ۔

## تعریفات و امثلہ :

قابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے جدا ہوتا ہے جیسے خوف کی زردی ۔  
 ناقابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے کبھی جدا نہیں ہوتا جیسے حرکتِ فنک

تقسیم قابل زوال، عرض مفارق قابل زوال کی دو تہیں ہیں۔ ۱۔ سریع الزوال۔  
۲۔ بطیئ الزوال۔

وجہ حصر: عرض مفارق قابل زوال دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ اپنے معروض  
سے جلد زائل ہو جاتا ہے یا دیر سے بصورتِ ازل سریع الزوال اور بصورتِ  
البطیئ الزوال۔

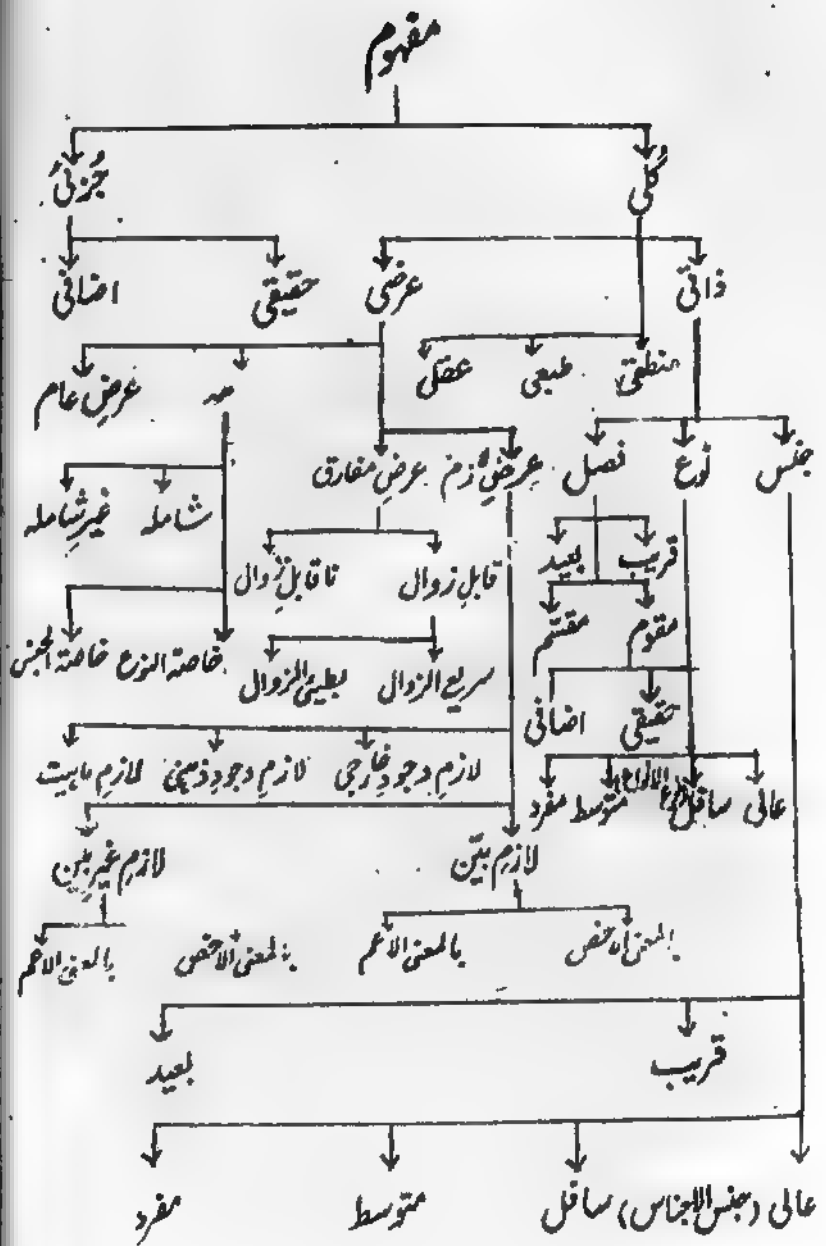
تعلیقات و امثلہ:

سریع الزوال: وہ عرض مفارق قابل زوال جو اپنے معروض سے جلد زائل  
ہو جاتا ہو۔ جیسے بشرِ بندگی کی سُرخ۔

بطیئ الزوال: وہ عرض مفارق قابل زوال جو اپنے معروض سے دیر بعد  
زائل ہوتا ہو۔ جیسے جوانی۔

نائدہ۔ مفہوم کلی کو کلی منطقی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ مفہوم جس کا نفس تصورِ شرکت  
کثیرین سے مانع نہ ہو۔

مفہوم کلی کے مصداق کو کلی طبعی کہا جاتا ہے جیسے انسان و حیوان وغیرہ۔  
اور کلی منطقی اور کلی طبعی کے مجموعے کو کلی عقلی کہا جاتا ہے۔ جیسے الإنسان  
الکلی۔ (نقشہ مفہوم) اگلے صفحہ پر دیکھیں۔





# اقسام نسبت

دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ تساوی۔ ۲۔ عموم و خصوص مطلق۔ ۳۔ عموم و خصوص من وجه۔ ۴۔ تباہین

وجہ حصر۔ دو کلیاں دو حال سے خالی نہ ہوں گی۔ کہ ان میں باہم تصادق ہوگا

یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان میں نسبت تباہین کی اور وہ کلیاں متباہین ہیں۔

اور اگر ان میں تصادق ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تصادق کلی

ہے یا تصادق جزئی۔ اگر ان میں تصادق جزئی ہے تو ان میں نسبت عموم

خصوص من وجہ کی ہے۔ اور ان کلیوں کو اعم و اخص من وجہ کہا جائے گا۔

اور اگر ان میں تصادق کلی ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ

تصادق کلی فقط ایک طرف سے ہے یا دونوں طرف سے۔ اگر فقط ایک طرف

سے ہے تو ان میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے۔ اور ان کلیوں کو اعم و

اخص مطلق کہا جائے گا۔ اور اگر تصادق کلی دونوں طرفوں سے ہے تو ان

میں نسبت تساوی کی ہے۔ اور ان کلیوں کو متساوین کہا جائے گا۔

## تعریفات و امثله

تساوی۔ نسبت تساوی یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری

کلی کے تمام افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و ناطق۔ کیونکہ ہر انسان ناطق

ہے اور ہر ناطق انسان ہے۔

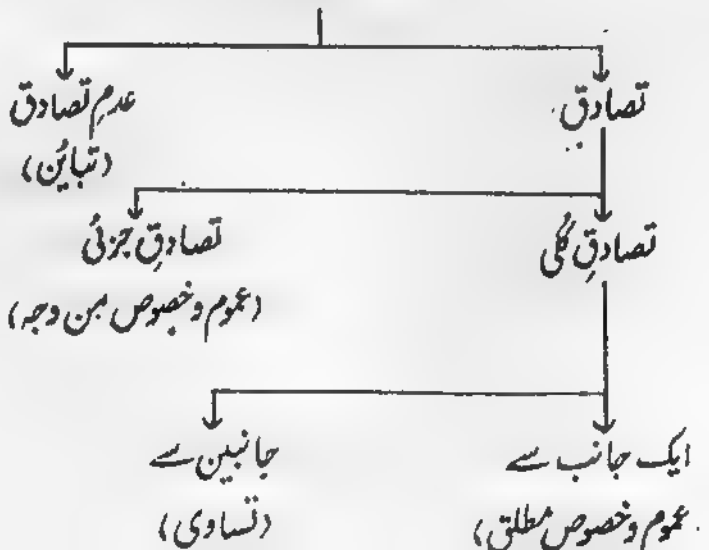
عموم و خصوص مطلق۔ نسبت عموم و خصوص مطلق یہ ہے کہ دو کلیوں میں

سے ایک تو دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری اس پہلی کے

تمام افراد پر صادق نہ آئے۔ بلکہ بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و حیوان۔ کیونکہ ہر انسان تو حیوان ہے۔ لیکن ہر حیوان انسان نہیں۔ بلکہ بعض حیوان انسان ہیں۔

**عموم و خصوص من وجه**۔ نسبت عموم و خصوص من وجه یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان و انبیس۔ کیونکہ بعض حیوان انبیس ہیں اور بعض انبیس حیوان ہیں۔  
**تباہین**۔ نسبت تباہین یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور فرس۔ کیونکہ کوئی انسان فرس نہیں اور کوئی فرس انسان نہیں۔

## نقشہ اقسام نسبت مطابق وجہ ہر دو کلیوں میں



# مُعَرَّف کی بحث

**تعریف مُعَرَّف**۔ کسی شے کا معرف وہ مفہوم ہوتا ہے جو اس شے پر محمول ہوتا کہ اس شے کے تصور کا فائدہ دے۔

**تقسیم معرف**۔ معرف کی چار قسمیں ہیں۔  
 ۱۔ نمبر ۱۔ حد تام۔ نمبر ۲۔ حد ناقص۔ نمبر ۳۔ رسم تام۔ نمبر ۴۔ رسم ناقص۔

**وجہ حصر**۔ معرف دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ وہ فصل قریب پر مشتمل ہوگا۔  
 یا خاصہ پر۔

**بصورت اول حد ہے** اور بصورت ثانی رسم۔ پھر حد تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ جنس قریب و فصل قریب پر مشتمل ہوگی یا جنس بعید و فصل قریب پر مشتمل ہوگی یا فقط فصل قریب پر مشتمل ہوگی۔

**بصورت اول حد تام**۔ اور بصورت ثانی و ثالث حد ناقص۔

اور اسی طرح رسم بھی تین حال سے خالی نہ ہوگی۔ کہ وہ جنس قریب خاصہ پر مشتمل ہوگی۔ یا جنس بعید و خاصہ پر مشتمل ہوگی۔ یا فقط خاصہ پر مشتمل ہوگی۔  
**بصورت اول**۔ رسم تام اور بصورت ثانی و ثالث رسم ناقص۔

## تعریفات و امثلہ

**حد تام**۔ وہ مُعَرَّف ہے جو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہو۔ جیسے

حیوان ناطق انسان کے لئے۔

**حد ناقص**۔ وہ مُعَرَّف ہے جو جنس بعید اور فصل قریب پر مشتمل ہو۔ یا فقط

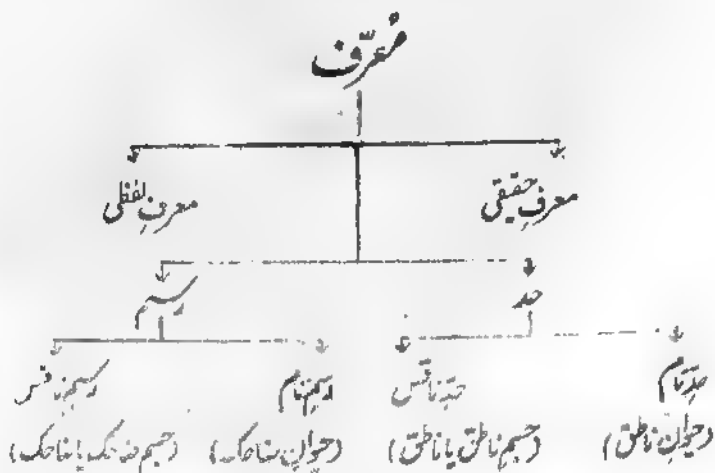
فصلِ قریب پر مشتمل ہو۔ جیسے جسم ناطق یا فقط ناطق انسان کے لئے۔  
 رسمِ تام۔ وہ معروف ہے جو جنسِ قریب اور خاصہ پر مشتمل ہو۔ جیسے حیوان  
 ضائع، انسان کے لئے۔

رسم ناقص۔ وہ معترف ہے جو جنسِ بعید اور خاصہ پر مشتمل ہو یا فقط خاصہ پر مشتمل ہو۔ جیسے جسم ضاحک۔ یا فقط ضاحک انسان کے لئے۔

تقسیم معروف، معروف کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ معروف حقیقی ۲۔ معروف لفظی  
وجہ حصر: معروف دو مال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کے ذریعے کسی شے یعنی  
مُعرّف کی صورت غیر حاصلہ کو حاصل کرنا مطلوب ہو گا یا نہیں۔ بصورتِ اول  
معروف حقیقی اور بصورتِ ثانی معروف لفظی۔

**تعریفیات و امتداد** - معرف حقیقی کی تعریف گذر گئی اور معرف لفظی وہ لفظ ہے جس سے مدلول لفظ کی تفسیر کرنا مطلوب ہو۔ جیسے سعدانہ کی تعریف میں کہا جائے کہ السَّعْدَانَةُ نَبْتُ سَعْدَانٍ ایک بوٹی ہے۔

نقشہ اقسام معروف



# قضایا کی بحث

نوٹ۔ اس بحث میں تین چیزوں کا ذکر ہوگا۔ نمبر ۱۔ تعریفِ قضیہ۔  
 نمبر ۲۔ تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ نمبر ۳۔ احکامِ قضیہ۔  
 تعریفِ قضیہ۔ هُوَ قَوْلٌ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔  
 وہ قول جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو اور یوں بھی تعریفِ قضیہ  
 کی گئی ہے۔

هُوَ قَوْلٌ يُقَالُ لِقَائِلِهِ اِنَّهُ صَادِقٌ اَوْ كَاذِبٌ۔  
 وہ قول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔

## تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ

قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حملیہ۔ نمبر ۲۔ شرطیہ۔  
 وجہِ حصر۔ قضیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ حذفِ ادوات کے بعد دو  
 قضیوں کی طرف کھلتا ہے یا نہیں۔  
 بصورتِ اول۔ شرطیہ اور بصورتِ ثانی حملیہ۔

## تعریفات و امثله

حملیہ۔ وہ قضیہ ہے جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف  
 کھلتا ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔  
 اور زَيْدٌ اَبُوهُ قَائِمٌ۔

شرطیہ - وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے **اِنَّ كَانَتْ الشَّمْسُ  
كَارِلَةً فَالْهَارُ مَوْجُودٌ**

## اجزائے قضیہ حملیہ

قضیہ حملیہ کے اجزاء تین ہیں - نمبر ۱ - موضوع یعنی محکوم علیہ - نمبر ۲ - محمول  
یعنی محکوم بہ نمبر ۳ - نسبت -

اور وہ لفظ جو نسبت پر دلالت کرتا ہے - اس کو رابطہ کہتے ہیں - جیسے  
**زَيْدٌ هُوَ قَائِمٌ** اس میں **زَيْدٌ** موضوع **قَائِمٌ** محمول اور **هُوَ** رابطہ

## تقسیماتِ قضیہ حملیہ

تقسیم نمبر ۱ - نسبت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں - نمبر ۱ - **موجِبہ** -  
نمبر ۲ - **سَالِبہ** -

وجہ حصر - قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا - اس میں حکم ایجابی ہوگا - یا  
سلبی - بصورتِ اول **موجِبہ** اور بصورتِ ثانی **سَالِبہ** -

## تعریفات و امثلہ

قضیہ حملیہ **مُوجِبہ** - وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم ایجابی ہو جیسے **زَيْدٌ قَائِمٌ**  
قضیہ حملیہ **سَالِبہ** - وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم سلبی ہو جیسے **زَيْدٌ لَيْسَ  
بِقَائِمٍ** -

تقسیم نمبر ۲ - رابطہ کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں - نمبر ۱ - **شَارِطِیہ**

نمبر ۲۔ ثلاثیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں رابطہ مذکور ہوگا یا محذوف۔ بصورتِ اول ثلاثیہ اور بصورتِ ثانی ثنائیہ۔

### تعریفات و امثلہ

ثنائیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ محذوف ہو جیسے "زید قائم"۔

ثلاثیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ مذکور ہو جیسے۔ "زید ہو قائم"۔

تقسیم نمبر ۳۔ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں۔

فبرا۔ شخصیہ۔ نمبر ۱۔ طبیعہ۔ نمبر ۲۔ محصورہ۔ نمبر ۳۔ ممکنہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا موضوع جزئی حقیقی

ہوگا یا کلی اگر موضوع جزئی حقیقی ہو تو شخصیہ و محصورہ۔

اور اگر کلی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم موضوع کے افراد

پر ہوگا یا موضوع کی طبیعت پر ہوگا۔

اگر حکم موضوع کی طبیعت پر ہے تو وہ طبیعہ ہے۔ اور اگر حکم موضوع کے افراد

پر ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں۔ کہ افراد موضوع کی کیفیت کو بیان کیا

گیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا گیا ہے تو وہ محصورہ ہے۔ اگر نہیں کیا گیا تو وہ ممکنہ ہے۔

### تعریفات و امثلہ

قضیہ شخصیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع شخصِ معین ہو جیسے "زید عالم"۔

میں زید شخصِ معین ہے جو کہ اس قضیہ کا موضوع ہے۔

قضیہ طبیعہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کی نفسِ طبیعت پر ہے۔

جیسے اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ۔

تقسیم محصورہ۔ وہ تفسیر حلیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے۔ اور افراد موضوع کی کثرت کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ۔  
تقسیم مہملہ۔ وہ تفسیر حلیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر ہو۔ لیکن افراد موضوع کی کثرت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ رَفِیْ خُسْرِ۔

## تقسیم محصورہ

تفسیر حلیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ موجبہ کلیہ۔ نمبر ۲۔ موجبہ جزئیہ۔

نمبر ۳۔ سالبہ کلیہ۔ نمبر ۴۔ سالبہ جزئیہ۔

وجہ تھری۔ تفسیر حلیہ محصورہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ اس میں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی۔ بصورت اول موجبہ اور بصورت ثانی سالبہ۔

پھر موجبہ دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورت اول موجبہ کلیہ اور بصورت ثانی موجبہ جزئیہ۔

اور اسی طرح سالبہ بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکم سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورت اول سالبہ کلیہ۔ اور بصورت ثانی سالبہ جزئیہ۔

## تعریفات و امثله

موجبہ کلیہ۔ وہ تفسیر محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے کُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ۔

موجبہ جزئیہ۔ وہ تفسیر محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔



جیسے اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ۔

تقسیم محصورہ۔ وہ تقسیم جملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے۔ اور افراد موضوع کی کثرت کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ۔  
تقسیم مہملہ۔ وہ تقسیم جملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر ہو۔ لیکن افراد موضوع کی کثرت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ رَفِیْ خُسْرِ۔

## تقسیم محصورہ

تقسیم جملیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ موجبہ کلیہ۔ نمبر ۲۔ موجبہ جزئیہ۔

نمبر ۳۔ سالبہ کلیہ۔ نمبر ۴۔ سالبہ جزئیہ۔

وجہ ہر۔ تقسیم جملیہ محصورہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ اس میں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی۔ بصورتِ اول موجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ۔

پھر موجبہ دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول موجبہ کلیہ اور بصورتِ ثانی موجبہ جزئیہ۔

اور اسی طرح سالبہ بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکم سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول سالبہ کلیہ۔ اور بصورتِ ثانی سالبہ جزئیہ۔

## تعریفات و امثلہ

موجبہ کلیہ۔ وہ تقسیم محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے کُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ۔

موجبہ جزئیہ۔ وہ تقسیم محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ۔

سَالِبَةٌ كَلِيَّةٌ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے تمام افراد پر

جیسے لَا شَيْءٌ مِّنَ الْإِنْسَانِ بِحِمَارٍ۔

سَالِبَةٌ جَزْئِيَّةٌ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے بعض افراد پر

ہو جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ لَيْسَ بِحِمَارٍ۔

## مَحْصُورَاتُ الزَّلْعَةِ كَسُور

وہ لفظ جس کے ساتھ افراد موضوع کی کثرت کو بیان کیا جائے۔ اُس

لفظ کو سُور کہتے ہیں۔ موجبہ کلیہ کا سُور لفظ کُل ہے۔

اور موجبہ جزئیہ کا سُور لفظ بَعْض اور واحد ہے اور سَالِبَةٌ کلیہ کا سُور لفظ

لَا شَيْءٌ اور لَا وَاحِد اور سَالِبَةٌ جزئیہ کا سُور لَيْسَ بَعْضٌ، بَعْضٌ لَيْسَ

اور لَيْسَ کُل ہے

تقسیم نمبر ۴ : وجود موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ خارجیہ

۲۔ ذہنی ۳۔ حقیقیہ۔

وجہ حصر : قضیہ حملیہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں محمول کا ثبوت موضوع کے

لیے خارج میں ہوگا یا ذہن میں ہوگا یا دونوں سے قطع نظر مطلق نفس الامر میں ہوگا۔

لبسورت اول خارجیہ بصورت ثانی ذہنیہ اور لبسورت ثالث حقیقیہ۔

تعریفات و امثلہ :

خارجیہ : وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے خارج میں ہو

جیسے الْإِنْسَانُ كَاتِبٌ۔

ذہنیہ : وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے ذہن میں ہو جیسے

حقیقہ : وہ قضیہ علیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے مطلق نفس الامر میں برقی نظر وجود خارجی اور وجود ذہنی کے جیسے **اَلَا زَيْدٌ ذُو عَيْنٍ**۔

**تقسیم نمبر ۱۔** حرف سلب کے جزو قضیہ کی جزو بننے یا نہ بننے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ **مَعْدُولہ**۔ نمبر ۲۔ **قَسِيْطَہ**۔ نمبر ۳۔ **مُحْصَلَہ**۔  
**وجہ حصر۔** قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ حرف سلب اس قضیہ کی کسی جزو کی جزو بنے گا یا نہیں۔ بصورتِ اول معدولہ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ قضیہ موجب ہوگا یا سالبہ۔

اگر موجب ہو تو اس کو **مُحْصَلَہ** کہیں گے۔ اور اگر سالبہ ہو تو اس کو **بَسِيْطَہ** کہیں گے۔

### تعریفات و امثلہ

**مَعْدُولہ۔** وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو بنے **مُحْصَلَہ**۔ وہ قضیہ حملیہ موجب جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو نہ بنے جیسے **زَيْدٌ عَالِمٌ**۔

**بَسِيْطَہ۔** وہ قضیہ حملیہ سالبہ جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو نہ بنے جیسے **زَيْدٌ لَيْسَ بِعَالِمٍ**۔

**تقسیم معدولہ۔** قضیہ حملیہ معدولہ کی تین قسمیں ہیں نمبر ۱۔ **مَعْدُولُ ذَلِكُ الْمُؤَضَى** نمبر ۲۔ **مَعْدُولُ ذَلِكُ الْمُطَرَفَيْنِ**۔

**وجہ حصر۔** قضیہ حملیہ معدولہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حرف سلب موضوع کی جزو بنے گا یا محمول کی جزو بنے گا یا دونوں کی جزو بنے گا۔

بصورتِ اول معدولہ الموضوع، بصورتِ ثانی معدولہ المحمول اور بصورتِ

ثالث معدولہ الطرفین۔

## تعریفات و امثلہ

معدولۃ الموضوع - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع کی جزو بنے جیسے **الْأَخَى جَمَادٌ**۔

معدولۃ المحمول - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب محمول کی جزو بنے جیسے **الْجَمَادُ لَا أَخَى**۔

معدولۃ الطرفين - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع و محمول دونوں کی جزو بنے جیسے **الْأَخَى لَا عَالَمٌ**۔

سوال - بسیطہ اور موجبہ معدولۃ المحمول میں لفظ کے اعتبار سے فرق کیا ہے؟  
جواب - ثنائیہ میں تو فرق یوں ہوگا کہ اگر حرفِ سلب رابطہ سے پہلے ہوگا تو وہ بسیطہ ہے۔ جیسے **زَيْدٌ لَيْسَ هُوَ بِعَالِمٍ**۔

اور اگر حرفِ سلب رابطہ سے مؤخر ہوگا تو وہ موجبہ معدولۃ المحمول ہوگا۔ جیسے **زَيْدٌ هُوَ لَا عَالِمٌ**۔

اور ثنائیہ میں فرق نیت اور اصطلاح کے اعتبار سے ہوگا۔ یعنی یہ اصطلاح بنائی جائے کہ لفظِ غیر اور لَا موجبہ معدولۃ المحمول کے لئے ہیں۔ اور لفظِ لَيْسَ بسیطہ کے لئے ہے یا اس کے اُلٹ اصطلاح بنائی جائے۔

تقسیم نمبر ۶ - جہت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں تیسرا - **مُوجِبَةٌ**۔  
نمبر ۲ - **مُطْلَقَةٌ**۔

وجہ تیسرے - قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس میں جہت مذکور ہوگی یا نہیں اگر مذکور ہو تو اُس کو **مُوجِبَةٌ** کہتے ہیں اور اگر مذکور نہ ہو تو اُس کو **مُطْلَقَةٌ** کہتے ہیں۔

## تعریفات و امثله

”ثبتم۔ وہ قضیہ جملیہ جس میں جہت مذکور ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ بِالْفَسْوَذِ“۔

”مطلقہ۔ وہ قضیہ جملیہ جس میں جہت مذکور نہ ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ“۔  
سوال۔ جہت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ لفظ جو مادہ قضیہ پر دلالت کرے جیسے ضرورت، دوام، اطلاق اور امکان وغیرہ۔

سوال۔ مادہ قضیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ کیفیت نفس الامر جس کے ساتھ موضوع و محمول کے درمیان پائی جانے والی نسبت نفس الامر میں مُتَكَيِّف ہوتی ہے۔

## اقسامِ مُوجَّہَات

مُوجَّہَات ثَمَلِ پندرہ (۱۵) ہیں۔ جن میں سے آٹھ بسیطے اور سات مُرکبے ہیں۔

سوال۔ مُوجَّہَات بسیطہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ قضیہ مُوجَّہ جس کی حقیقت فقط ایجاب یا فقط سلب ہو۔

سوال۔ مُوجَّہَات مُرکبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ قضیہ مُوجَّہ جس کی حقیقت ایجاب و سلب دونوں سے مُرکب ہو۔

سوال۔ مُرکبہ کی حقیقت جب ایجاب و سلب سے مُرکب ہوتی ہے تو

پھر اس کے موجبہ اور سالبہ ہونے کا معیار کیا ہے؟

جواب۔ اس کی جزرِ اول کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر مُرکبہ کی جزرِ اول موجبہ

ہوئی تو وہ مرکبہ موجبہ کہلائے گا۔ اور اگر جزو اول سالبہ ہوئی تو وہ مرکبہ سالبہ کہلائے گا۔

## بَسَائِطِ ثَمَانِيَه

نمبر ۱۔ ضروریہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذات موضوع وجود ہے جیسے **بِالضَّرُورَةِ كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ** یا **بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ نَجَجَرٌ**۔

نمبر ۲۔ دائمہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے۔ جب تک ذات موضوع موجود ہے۔ جیسے **بِالدَّائِمِ كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ**۔ یا **بِالدَّائِمِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ نَجَجَرٌ**۔

نمبر ۳۔ مشروطہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذات موضوع مُتَّصِفٌ ہے بوصفِ عزائی کے ساتھ جیسے **بِالضَّرُورَةِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكٌ الْأَصَابِعُ مَا دَامَ كَاتِبًا**۔ یا **بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ إِلَّا كَاتِبٌ**۔

فائدہ : وصفِ عزائی وہ لفظ ہے جس کے ساتھ موضوع کو تعبیر کیا جائے۔ جیسے مذکورہ بالا مثال میں لفظ کاتب۔

نمبر ۴۔ عرفیہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے جب تک ذات موضوع مُتَّصِف ہے وصفِ عنوانی کے ساتھ۔ جیسے بِالدَّامِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكٌ الْأَصَابِعُ مَا دَامَ كَاتِبًا۔ یا

بِالدَّامِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ إِلَّا صَابِعٌ مَا دَامَ كَاتِبًا۔  
نمبر ۵۔ وقتیہ مُطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقتِ مُعَيَّن میں جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ قَمَرٍ مُخْصِفٌ وَفَتْ حَيْلُولَةُ الْأَرْضِ كَيْفَهُ وَبَيْنَ السَّمَنِ۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْقَمَرِ مُخْصِفٌ وَفَتْ التَّوْبِيعُ۔

نمبر ۶۔ منتشرہ مُطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقتِ غیر مُعَيَّن میں جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ حَيَوَانٍ مُتَنَفِّسٌ وَقْتًا مَّا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ إِلَّا مُتَنَفِّسٌ وَقْتًا مَّا۔

نمبر ۷۔ مُطلقہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں۔ جیسے كُلُّ إِنْسَانٍ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ۔ یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ۔

نمبر ۸۔ ممکنہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی جانب

حَاقَّةٌ۔ يَا بَالِئِ الْمَكَانِ الْعَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ النَّارِ يَبَارِدُ۔

## مَرْكَبَاتِ سَبْعَةٍ

نمبر ۱۔ مشروطہ خاصہ۔ وہ مشروطہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَوِّكٍ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَادَائِمًا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ يَسْكُنُ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَادَائِمًا۔

نمبر ۲۔ عرفیہ خاصہ۔ وہ عرفیہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالذَّوَامِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَوِّكٍ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَادَائِمًا۔ یا بِالذَّوَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ يَسْكُنُ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَادَائِمًا۔

نمبر ۳۔ وقتیہ۔ وہ وقتیہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ قَمَرٍ مُخْسِفٌ وَقْتُ هَيْلُولَةِ الْأَرْضِ يَلِينُ وَبَيْنَ الشَّمْسِ لَادَائِمًا۔ یا

بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْقَمَرِ مُخْسِفٌ وَقْتُ التَّرْوِيعِ لَادَائِمًا۔

نمبر ۴۔ منتشرہ۔ وہ منتشرہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ حَيَوَانٍ مُتَنَفِّسٌ وَقْتُ مَا لَادَائِمًا۔

یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ يَمْتَنَفِّسُ وَقْتُ مَا لَادَائِمًا۔

نمبر ۵۔ وجودیہ لادائمہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی



کے جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ ضَالِحٌ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔  
یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِضَالِحٍ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔

نمبر ۶۔ وجودیہ لا ضروریہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لا ضروریہ  
ذاتی کے۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ ضَالِحٌ بِالْفِعْلِ لَا بِالْضَّرُورَةِ۔  
یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِضَالِحٍ بِالْفِعْلِ لَا بِالْضَّرُورَةِ۔

نمبر ۷۔ ممکنہ خاصہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی  
جانب مخالف اور جانب موافق دونوں ہی موضوع کے لئے ضروری نہیں  
ہیں۔ جیسے بِالْأَمْكَانِ الْخَاصِّ کُلُّ الْإِنْسَانِ كَاتِبٌ۔ یا  
بِالْأَمْكَانِ الْخَاصِّ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِكَاتِبٍ۔

فائدہ۔ لَا دَائِمًا سے اشارہ ایسے مطلقہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کہ  
میں پہلے قضیہ کے مخالف اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے اور لَا ضَرُورَةَ  
سے اشارہ ایسے ممکنہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کہ میں پہلے قضیہ کے مخالف  
اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے۔

نوٹ۔ کیف سے مراد ایجاب و سلب اور کم سے مراد کلیت و جزئیت ہے۔

## قضیہ شرطیہ کی بحث

اجزاء قضیہ شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی جزو اول کو مُقَدَّم اور جزو ثانی کو تالی کہا جاتا ہے۔  
تقسیم شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مُثَبِّتہ۔ نمبر ۲۔ مُنْقِصِلہ  
وجہ حصر۔ قضیہ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اُس میں حکم اتصال کا ہوگا یا

الفصل کا۔ بصورتِ اول مُتَّصِلہ اور بصورتِ ثانی مُتَّفَعِلہ۔

## تعریفات و امثلہ

قضية شرطیہ مُتَّصِلہ۔ وہ قضیہ شرطیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر۔ یا ایک نسبت کی نفی کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر حکم کیا جائے۔ جیسے کَلَّمَا كَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً كَانَ النَّهَارُ مَوْجُودًا۔ يَالَيْسَ الْبَيْتُ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً كَانَ اللَّيْلُ مَوْجُودًا۔

تقسیم مُتَّصِلہ۔ متصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ لزومیہ۔ نمبر ۲۔ اتفاقیہ۔  
وجہِ حصر۔ شرطیہ متصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں مقدم و تالی کے درمیان علاقہ علیت یا علاقہ تضاد ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول لزومیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ۔

فائدہ۔ علاقہ علیت کی تین صورتیں ہیں۔

نمبر ۱۔ مقدم علت ہوتالی کے لئے جیسے اِنْ كَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالْنَّهَارُ مَوْجُودًا۔ کہ اس میں مقدم یعنی طلوعِ شمس علت ہے تالی یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۲۔ تالی علت ہو مقدم کے لئے جیسے اِنْ كَانَ النَّهَارُ مَوْجُودًا فَالشَّمْسُ طَالِعَةً۔ کہ اس میں تالی یعنی طلوعِ شمس علت ہے مقدم یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۳۔ مقدم و تالی دونوں معلول ہوں کسی تیسری شے کے لئے جیسے

اِنْ كَانَ الْعَالَمُ مُضِيًّا فَالْنَّهَارُ مُوجُودٌ۔ کہ اس میں اِضَاءۃِ عالم اور وجودِ  
نہار دونوں معلول ہیں طلوعِ شمس کے لئے۔

اور علاقہ تضایف سے مراد یہ ہے کہ مقدم و تالی میں سے ہر ایک کا تعقل دوسرے  
پر موقوف ہو جیسے اِنْ كَانَ زَيْدٌ اَبًا لَيَكُنْ كَانَ بَكْرًا۔ اِبْنَالَهُ۔

### تعریفات و امثلہ

شرطیہ متصلہ لزومیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم و تالی کے  
درمیان علیت یا تضایف کا علاقہ پایا جائے۔

علاقہ علیت کی مثال جیسے کُلَّمَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً كَانَ النَّهَارُ مُوجُودًا  
علاقہ تضایف کی مثال جیسے اِنْ كَانَ زَيْدٌ اَبًا لَيَكُنْ كَانَ بَكْرًا اِبْنَالَهُ  
شرطیہ متصلہ اتفاقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم و تالی کے  
درمیان علیت یا تضایف کا علاقہ نہ پایا جائے۔ جیسے اِنْ كَانَ الْاِنْسَانُ  
فَاطِقًا فَالْحَيَارُكَاهُ ق۔

شرطیہ منفصلہ۔ وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم و تالی کے درمیان  
تثانی یا عدمِ تثانی کا حکم کیا جائے۔ جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا اَرْبَعٌ اَوْ خَمْسَةٌ  
يَا لَيْسَ الْبَيْتَةُ هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا اَرْبَعٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِيَيْنِ۔  
تقسیم شرطیہ منفصلہ۔ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حقیقیہ۔  
نمبر ۲۔ مانعۃ الجمع۔ نمبر ۳۔ مانعۃ الخلوص۔

وجہ حصر۔ شرطیہ منفصلہ تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس میں تثانی یا عدمِ تثانی  
کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہوگا۔ یا فقط صدق میں ہوگا۔ یا فقط کذب  
میں ہوگا۔ بصورتِ اول حقیقیہ۔ بصورتِ ثانی مانعۃ الجمع اور بصورتِ ثالث  
مانعۃ الخلوص۔

## تعریفات و امثلہ

شرطیہ منفصلہ حقیقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہو۔ جیسے **هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا ذُوْجٌ اَوْ فَرْدٌ**۔

یا **لَيْسَ الْبَيِّنَةُ هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا ذُوْجٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِيَيْنِ**۔

شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا

عدم تنافی کا حکم فقط صدق میں ہو۔ جیسے **هَذَا الشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ** یا **لَيْسَ الْبَيِّنَةُ هَذَا الشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ**۔

شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا

عدم تنافی کا حکم فقط کذب میں ہو جیسے **هَذَا الشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ** یا **لَيْسَ الْبَيِّنَةُ هَذَا الشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ**۔

تقسیم شرطیہ منفصلہ نمبر ۲

شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ عنادیہ۔ نمبر ۲۔ اتفاقیہ۔

وجہ تسمیہ۔ شرطیہ منفصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ ہمیں تنافی مقدم و تالی کی

ذات کے اعتبار سے ہے یا نہیں بصورتِ اول عنادیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ۔

## تعریفات و امثلہ

عنادیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار

سے ہو یعنی وہ دونوں کسی بھی مادہ میں جمع نہ ہو سکیں جیسے **هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا**

**ذُوْجٌ اَوْ فَرْدٌ**۔

اتفاقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار

سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً کسی مخصوص مادہ میں تنافی پائی جائے۔ جیسے اتفاق سے کوئی شخص اگر اسود ہو اور کاتب نہ ہو تو اس کے بارے میں یوں کہنا کہ **هَذَا الرَّجُلُ أَمَّا اسْوَدُّ اَوْ كَاتِبٌ**۔ اور اگر کوئی شخص اسود بھی ہو اور کاتب بھی ہو تو اس میں سواد و کاتب میں کوئی تنافی نہیں۔

تقسیم شرطیہ نمبر ۲۔ شرطیہ کی باعتبار مقدم کے تین قسمیں ہیں۔  
 شخصہ، محصورہ اور مملہ۔ اس میں طبعیہ متصورہ نہیں۔

وجہ حصر۔ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہو گا کہ اس میں حکم مقدم کی کسی تقدیر معین ہو ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اُسے شخصہ کہتے ہیں۔ جیسے **اِنْ جِئْتَنِي الْيَوْمَ فَاَكْبِرْ مَلِكًا**۔ اور اگر حکم تقدیر معین پر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تقدیر مقدم کی کمیت کو بیان کیا گیا ہے یا نہیں۔ بصورت اول محصورہ اور بصورت ثانی مملہ۔ حملیہ محصورہ کی طرح شرطیہ محصورہ کی بھی چار قسمیں ہیں جن کے الگ الگ سُوَر ہیں۔

**شرطیات کے سُوَر**۔ شرطیہ متصلہ موجبہ کلیہ کا سُوَر **كُلَّمَا**، **مَهْمَا** اور **حَيْثُمَا** یا جو بھی ان کے ہم معنی ہوں۔

شرطیہ منفصلہ موجبہ کلیہ کا سُوَر لفظ **اِذَا** ہے۔ اور شرطیہ متصلہ سالبہ کلیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ کلیہ دونوں کا سُوَر **لَيْسَ** البتہ ہے۔

شرطیہ متصلہ موجبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ موجبہ جزئیہ دونوں کا سُوَر **قَدْ** یکوُن ہے۔  
 شرطیہ متصلہ سالبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ جزئیہ دونوں کا سُوَر **لَا** یکوُن اور موجبہ کلیہ کے سُوَر پر حرف سلب کا داخل کرنا ہے۔

نوٹ۔ قضیہ شرطیہ متصلہ مُملَہ لفظ کو، اِنْ اور اِذَا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً کَانَ النَّهَارُ مُوجُودًا۔ جبکہ شرطیہ منفصلہ مُملَہ اِمَّا اور اَوْ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔

تقسیم شرطیہ ۳۔ طرفین کے اعتبار سے شرطیہ کی چھ قسمیں ہیں۔  
۱۔ دو جملوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ

۲۔ دو متصلوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا اِنْ کَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ فَکُلَّمَا لَوِیْکُنِ الشَّيْءُ حَيَوَانًا لَوِیْکُنِ اِنْسَانًا۔  
۳۔ دو منفصلوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ دَانِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ هَذَا الْعَدَدُ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مُنْقَسِبًا بِمَتَاوِیْنٍ اَوْ غَیْرِ مُنْقَسِبٍ بِهَمَا۔

۴۔ جملہ و متصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ طُلُوعُ الشَّمْسِ عَلٰی لَوْجُوْدِ النَّهَارِ فَکُلَّمَا کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مُوجُودٌ۔  
۵۔ جملہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ هَذَا عَدَدًا فَهُوَ دَانِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا۔

۶۔ متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ کُلَّمَا کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مُوجُودٌ فَدَانِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ الشَّمْسُ طَالِعَةً اَوْ لَا یَّکُوْنَ النَّهَارُ مُوجُودًا۔



## احکام قضیہ

قضیہ کے احکام تین ہیں۔ نمبر ۱۔ تناقض۔ نمبر ۲۔ عکس مستوی۔  
نمبر ۳۔ عکس نقیض۔

**تناقض کی تعریف۔** دو قضیوں کا ایجاب و سلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کا صدق باعتبار ذات کے دوسرے کے کذب کا تقاضا کرے۔ یعنی ان دونوں قضیوں میں سے اگر ایک سچا ہو تو دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔ نہ دونوں سچے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی دونوں جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ جیسے ”ذیئد عالم“ اور ”ذیئد کیئس بعالم“۔

**شرط تناقض۔** قضایائے مخصوصہ و شخصہ میں تناقض کے لئے آٹھ چیزوں میں اتحاد کا پایا جانا شرط ہے۔ اور وہ آٹھ چیزیں اس شعر میں مذکور ہیں۔

در تناقض ہشت وحدت شرط داں : وحدت موضوع و محمول و مکاں

وحدت شرط و اضافت جز و کل : قوت و فعل است در آخر داں

قضایائے محصورہ میں تناقض کے لئے وحدت ثمانیہ کے علاوہ کیفیت میں

اختلاف بھی شرط ہے یعنی اگر ایک قضیہ کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہوگا۔

اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔

اور قضایائے موجبہ میں مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ ہمت میں اختلاف

بھی شرط ہے یعنی اگر دونوں کی ہمت ایک ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔

**فائدہ۔** تناقض چونکہ تقابل کی قسم ہے لہذا تقابل کی تعریف و اقسام بیان



کی جاتی ہیں۔

تعریفِ تقابل - دو چیزوں کا ایک جگہ ایک زمانے میں ایک جہت سے جمع نہ ہو سکتا۔

اقسامِ تقابل - تقابل کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تقابل تضاد  
نمبر ۲۔ تقابل تناقض۔ نمبر ۳۔ تقابل تضایف۔ نمبر ۴۔ تقابل عدم و ملکہ۔  
وجہ ہر۔ جن دو چیزوں کے درمیان تقابل ہوگا ان میں عقلی احتمال  
تین ہیں کیونکہ یا تو دو عددی ہوں گی یا دونوں وجودی ہوں گی۔ یا ایک  
وجودی اور ایک عددی ہوگی۔ پہلا احتمال باطل ہے کیونکہ دو عددی چیزوں میں  
تقابل نہیں ہو سکتا۔

اگر دونوں وجودی ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہوں گی کہ ان میں  
ایک کا تعقل دوسری پر موقوف ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا تو یہ تقابل تضایف ہے  
جیسے صانع و مصنوع۔

اور اگر ان میں سے ایک کا تعقل دوسری کے تعقل پر موقوف نہیں ہے  
یہ تقابل تضاد ہے۔ جیسے سواد و بیاض اور زمین و آسمان۔

اور اگر ایک وجودی اور ایک عددی ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہوں  
کہ ان میں سے عددی وجودی کا محل بن سکتی ہے یا نہیں۔ اگر بن سکتی ہے تو  
تقابل عدم و ملکہ ہے۔ جیسے حرکت و سکون۔

اور اگر عددی وجودی کا محل نہیں بن سکتی تو یہ تقابل تناقض ہوگا۔ جیسے  
عدم انسان و لا انسان۔

فائدہ - جن دو قضیوں کے درمیان تناقض ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک قضیہ کو دوسرے قضیہ کی نفیض کہا جاتا ہے۔

### محصولاتِ اربعہ کی نفیضیں

- (۱) موجبہ کلیہ کی نفیض سالبہ جزئیہ آتی ہے جیسے **کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کی نفیض **بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ** آتی ہے۔
- (۲) موجبہ جزئیہ کی نفیض سالبہ کلیہ آتی ہے۔ جیسے **بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ** کی نفیض **لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ بِإِنْسَانٍ** آتی ہے۔
- (۳) سالبہ کلیہ کی نفیض موجبہ جزئیہ آتی ہے۔ جیسے **لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ بِإِنْسَانٍ** کی نفیض **بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ** آتی ہے۔
- (۴) سالبہ جزئیہ کی نفیض موجبہ کلیہ آتی ہے جیسے **بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ** کی نفیض **کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ** آتی ہے۔

### عکس مستوی کی تعریف

قضیہ کی جزو اول کو جزو ثانی کی جگہ اور جزو ثانی کو جزو اول کی جگہ رکھ دینا اسطور پر کہ ایجاب و سلب اور صدق و کذب باقی رہے جیسے **کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کا عکس مستوی **بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ** آتا ہے۔

### محصولاتِ اربعہ کا عکس مستوی

- (۱) موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے **کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کا عکس مستوی **بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ** آتا ہے۔
- (۲) موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے **بَعْضُ الْإِنْسَانِ**

- حَيَوَانٌ کا عکس مستوی بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ آتا ہے۔
- (۲) سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِمِثْلِ مَا آتَى مِنَ الْحَيَوَانِ عَنِ الْإِنْسَانِ آتا ہے۔
- (۳) سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی نہیں آتا۔ اس لئے کہ جس قضیہ میں موضوع عام اور محمول خاص ہو اُس قضیہ میں اگر سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی سالبہ جزئیہ لایا جائے تو وہ سچا نہیں ہوتا بلکہ جھوٹا ہوتا ہے جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ كَيْفَ الْإِنْسَانِ سالبہ جزئیہ سچا ہے اور اس کا عکس مستوی بَعْضُ الْإِنْسَانِ كَيْفَ الْحَيَوَانِ۔ جھوٹا ہے۔ حالانکہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو عکس مستوی کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

### عکس نقیض کی تعریف

قضیہ کی جزرہ اول کی نقیض کو جزرہ ثانی کی جگہ اور جزرہ ثانی کی نقیض کو جزرہ اول کی جگہ رکھ دینا اسطورہ پر کہ ایجاب و سلب اور صدق و کذب باقی رہے جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ کا عکس نقیض كَلُّ الْحَيَوَانِ لَا إِنْشَانٌ آتا ہے۔

### محسورات اربعہ کا عکس نقیض

- (۱) موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ آتا ہے جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ کا عکس نقیض كَلُّ الْحَيَوَانِ لَا إِنْشَانٌ آتا ہے۔
- (۲) موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا۔ اس لئے کہ اگر موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض لائیں تو موجبہ جزئیہ ہی آسکتا ہے اور وہ ہر جگہ سچا نہیں ہوتا مثلاً بَعْضُ

الْحَيَوَانَاتِ لَا الْإِنْسَانَ سچا ہے اس کا اگر ہم عکس نقیض لائیں اور یوں کہیں بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَا حَيَوَانَاتٍ تو یہ سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے۔ حالانکہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو عکس نقیض کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۳) سالہ کلیہ کا عکس نقیض سالہ جزئیہ آتا ہے جیسے لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِفَرْسٍ کا عکس نقیض بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَا فَرَسٍ ہے۔  
 (۴) سالہ جزئیہ کا عکس نقیض سالہ جزئیہ آتا ہے جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانَاتِ لَيْسَ بِالْإِنْسَانِ کا عکس نقیض بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَيْسَ بِالْحَيَوَانَاتِ ہے۔ اور یہ سچا ہے۔ کیونکہ گھوڑا لَا الْإِنْسَانِ تو ہے لیکن لَا حَيَوَانَاتِ نہیں ہے۔

### جدول احکام محصوراتِ اربعہ

اقدام / نقیض	نقیض	عکس مستوی	عکس نقیض
موجبہ کلیہ	سالہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ	سالہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	X
سالہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سالہ کلیہ	سالہ جزئیہ
سالہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	X	سالہ جزئیہ

# حجّت کی بحث

تعریفِ حُجّت۔ وہ معلوماتِ تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے۔

تقسیمِ حُجّت۔ حُجّت کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ قیاس۔ نمبر ۲۔ استقراء۔ نمبر ۳۔ تمثیل۔

وجہِ حمد۔ حُجّت تین حال سے خالی نہیں ہوگی کہ اُس میں استدلالِ کلی سے جزئی پر ہوگا یا جزئی سے کلی پر ہوگا۔ یا جزئی سے جزئی پر ہوگا۔

بصورتِ اول قیاس بصورتِ ثانی استقراء اور بصورتِ ثالث تمثیل۔  
تعریفات و امثلہ۔

قیاس۔ وہ حُجّت جس میں استدلالِ کلی سے جزئی پر ہو جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا كُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ۔

استقراء۔ وہ حُجّت جس میں استدلالِ جزئی سے کلی پر ہو۔ جیسے ہم نے دیکھا کہ انسانِ فرس غم وغیرہ چہلتے وقت نیچے والے جڑے کو ہلاتے ہیں تو ہم نے یہی حکم تمام حیوانوں پر لگا دیا اور یوں کہا كُلُّ حَيَوَانٍ يَمْشِي كُفْكُهُ إِلَّا سُفْلَ عِنْدَ الْمَضْغِ۔

تمثیل۔ وہ حُجّت جس میں استدلالِ جزئی سے جزئی پر ہو۔ جیسے شجرِ حادث ہے۔ کیونکہ وہ جسم ہے لہذا انکسار بھی حادث ہوگا اس لئے کہ وہ بھی جسم ہے۔  
فائدہ۔ قیاس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ یقینی ہوتا ہے۔ ادھا استقراء و تمثیل

سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ظنی ہوتا ہے۔

نوٹ۔ قیاس کی تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے۔

هُوَ قَوْلٌ مُؤَلَّفٌ مِّنْ تَضَايَا مَتَّى سَلِمَتْ لِرِزْمٍ عَنْهَا قَوْلٌ

اٰخَرُ۔

قیاس اُس قول کو کہتے ہیں جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ اُن قضایا کو تسلیم کر لینے سے ایک اور قضیہ کو ماننا لازم آئے۔

تقسیماتِ قیاس۔ قیاس کی یہاں ہم دو تقسیمیں کریں گے۔

نمبر ۱۔ صورت کے اعتبار سے۔

نمبر ۲۔ مادہ کے اعتبار سے۔

تقسیمِ قیاس (باعتبارِ صورت) صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو تقسیمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اقترانی۔ نمبر ۲۔ استثنائی۔

وجہِ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہوگا یا نہیں۔ اگر ہو تو اُسے قیاسِ استثنائی کہتے ہیں۔

اور اگر اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو

تو اُسے قیاسِ اقترانی کہتے ہیں۔

تعریفِ اقترانی۔

قیاسِ اقترانی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ

تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ۔

قیاس استثنائی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا تقيض نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے کُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ الْإِنْسَانُ كَانَ حَيَوَانًا لَكِنَّهُ الْإِنْسَانُ فَهُوَ حَيَوَانٌ يَا لَكِنَّهُ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ فَهُوَ لَيْسَ بِإِنْسَانٍ  
فائدہ۔ نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر کہا جاتا ہے۔

اور قیاس جن قضایا سے مرکب ہوتا ہے اُن قضایا کو مقدمات قیاس کہا جاتا ہے۔

اور قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر پایا جائے اُس کو صغریٰ اور جس مقدمہ میں اکبر پایا جائے اُس کو کبریٰ کہا جاتا ہے۔

اور جو لفظ صغریٰ و کبریٰ دونوں میں موجود ہو اُس کو حدِ اوسط کہا جاتا ہے۔  
اور حدِ اوسط کو اصغر و اکبر کے ساتھ ملائے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اُسے شکل کہتے ہیں۔

تقسیم اقترانی۔ قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ جملی۔ نمبر ۲۔ شرطی۔  
وجہ حصر۔ قیاس اقترانی دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ وہ محض قضایائے حملیہ سے مرکب ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ ادلِ حملی اور بصورتِ ثانی شرطی۔

تعریفات و امثله

قیاس اقترانی حملی۔ وہ قیاس اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مرکب ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ۔

قیاسِ اقترانی شرطی۔ وہ قیاسِ اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مرکب نہ ہو۔ عام ازیں کہ وہ محض قضایائے شرطیہ سے مرکب ہو یا حملیہ و شرطیہ دونوں سے مرکب ہو۔

اگر محض شرطیات سے مرکب ہو تو اس کی مثال جیسے کُلَّمَا كَانَ زَيْدٌ إِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا وَكُلَّمَا كَانَ حَيَوَانًا كَانَ جِسْمًا تو نتیجہ اے کُلَّمَا كَانَ زَيْدٌ إِنْسَانًا كَانَ جِسْمًا۔

اگر شرطیہ و حملیہ دونوں سے مرکب ہو تو اس کی مثال جیسے کُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ إِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا وَكُلُّ حَيَوَانٍ جِسْمٌ تو نتیجہ اے کُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ إِنْسَانًا كَانَ جِسْمًا۔

فائدہ = قیاسِ اقترانی شرطی کی باعتبار مقدمات کے پانچ قسمیں ہیں۔  
۱۱۔ و متصلوں سے مرکب ہو (۲) دو منفصلوں سے مرکب ہو (۱) منفصلہ و منفصلہ

سے مرکب ہو (۳) حملیہ و متصلہ سے مرکب ہو (۵) حملیہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔  
ان میں سے قسم اول و رابع کی مثالیں ذکر کر دی گئیں باقی اختصاراً چھوڑ دی گئیں

اشکالِ قیاسِ اقترانی۔ قیاسِ اقترانی کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں ہیں چاہے قیاسِ اقترانی حملی ہو یا شرطی۔

وجہِ ہجر۔ حدِ اوسط چار سال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہوگا۔ یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہوگا یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہوگا یا صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہوگا۔ بصورتِ اول شکل اول۔ بصورتِ ثانی شکل ثانی۔ بصورتِ ثالث شکل ثالث۔ اور



بصورتِ رابع شکلِ رابع -

تقریفات و امثلہ

**شکلِ اوّل** - وہ شکل جس میں حدِ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع واقع ہو۔ جیسے **كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ**  
تو نتیجہ آئے گا **كُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ** -

**شکلِ ثانی** - وہ شکل جس میں حدِ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول واقع ہو جیسے **كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَلَا شَيْءٌ عَرَمٌ إِلَّا الْجَمَادُ بِحَيَوَانٍ**  
تو نتیجہ آئے گا **لَا شَيْءٌ عَرَمٌ إِلَّا الْإِنْسَانُ بِحَيَوَانٍ** -

**شکلِ ثالث** - وہ شکل جس میں حدِ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع واقع ہو۔ جیسے **كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ الْإِنْسَانِ نَاطِقٌ**  
تو نتیجہ آئے گا **بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ** -

**شکلِ رابع** - وہ شکل جس میں حدِ اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول واقع ہو۔ جیسے **كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ نَاطِقٍ الْإِنْسَانُ**  
تو نتیجہ آئے گا **بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ** -

**تقسیمِ استثنائی** - قیاسِ استثنائی کی دو قسمیں ہیں -  
نمبر ۱ - اتصالی -  
نمبر ۲ - انفصالی -

**وجہِ حصر** - قیاسِ استثنائی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ جس پر یہ مقدمہ شرطیہ متصلہ ہوگا یا منفصلہ -

بصورتِ اوّل اتصالی اور بصورتِ ثانی انفصالی -

## تعریفات و امثلہ

**قیاسِ استثنائیِ اتصالی** - وہ قیاس استثنائی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ متصلہ ہو جیسے **كُلَّمَا كَانَتِ الشَّمْسُ كَالْعِدَّةِ فَالْهَارُ مُوجُودٌ لَكِنَّ الشَّمْسَ كَالْعِدَّةِ** تو نتیجہ آئے گا **اَلْهَارُ مُوجُودٌ**۔

**قیاسِ استثنائیِ انفصالی** - وہ قیاس استثنائی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ ہو جیسے **هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لَكِنَّهُ زَوْجٌ** نتیجہ آئے گا **هَذَا الْعَدَدُ لَيْسَ بِفَرْدٍ**۔

**اشکالِ اتصالی** - قیاس استثنائی اتصالی کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں۔  
**شکلِ اول** - استناد ہو عینِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عینِ تالی - جیسے **كُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ الْإِنْسَانًا كَانَ حَيَوًا اَنَا لَكِنَّهُ اِنْسَانٌ فَهُوَ حَيَوَانٌ**۔  
**شکلِ ثانی** - استناد ہو نقیضِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ مقدم - جیسے **كُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ الْإِنْسَانًا كَانَ حَيَوًا اَنَا لَكِنَّهُ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ فَهُوَ لَيْسَ بِاِنْسَانٍ**۔

**اشکالِ انفصالی** - قیاس استثنائی انفصالی کی تین قسمیں ہیں۔

نمبر ۱ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ حقیقیہ ہو۔  
 اس کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں ہیں۔

**شکلِ اول** - استناد ہو عینِ مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ تالی جیسے **هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لَكِنَّهُ زَوْجٌ فَهُوَ لَيْسَ بِفَرْدٍ**۔

**شکلِ ثانی** - استناد ہو عینِ تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیضِ مقدم - جیسے **هَذَا الْعَدَدُ**

اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ فَرْدٌ فَهُوَ لَيْسَ بِزَوْجٍ -

شکل ثالث - استناد ہو نقیض مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عین تالی جیسے ہذا اَلْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِزَوْجٍ فَهُوَ فَرْدٌ -

شکل رابع - استناد ہو نقیض تالی کا تو نتیجہ آئے گا عین مقدم جیسے ہذا اَلْعَدَدُ

اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِفَرْدٍ فَهُوَ زَوْجٌ -

نمبر ۲ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع ہو - اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں -

شکل اول - استناد ہو عین مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیض تالی جیسے ہذا اَلشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ لِّكِنَّهُ شَجَرٌ فَهُوَ لَيْسَ بِحَجَرٍ -

شکل ثانی - استناد ہو عین تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیض مقدم جیسے ہذا اَلشَّيْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ لِّكِنَّهُ حَجَرٌ فَهُوَ لَيْسَ بِشَجَرٍ -

نمبر ۳ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہو - اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں -

شکل اول - استناد ہو نقیض مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عین تالی جیسے ہذا اَلشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِلَا شَجَرٍ فَهُوَ لَا حَجَرٌ -

شکل ثانی - استناد ہو نقیض تالی کا تو نتیجہ آئے گا عین مقدم جیسے ہذا اَلشَّيْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِلَا حَجَرٍ فَهُوَ لَا شَجَرٌ -

## تقسیم قیاس (باعتبار مادہ)

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔ انہیں صناعات خمسہ بھی

کہا جاتا ہے۔

نمبر ۱۔ برہان۔ نمبر ۲۔ جدل۔ نمبر ۳۔ خطابت۔ نمبر ۴۔ شعر۔ نمبر ۵۔ سفسطہ  
وچہ تھر۔ قیاس دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کے مقدمات مفید  
تصدیق ہوں گے یا مفید تخیل بصورت ثانی شعر۔ اور بصورت اول پھر دو حال  
سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفید ظن ہوں گے یا مفید جزم بصورت اول  
خطابت اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفید جزم  
یقینی ہیں یا نہیں بصورت اول برہان اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی  
نہیں کہ ان مقدمات میں عوام کے عموم احراف اور تسلیم حکم کا اعتبار کیا گیا ہے  
یا نہیں بصورت اول جدل اور بصورت ثانی سفسطہ۔

## تعریفات و امثلہ

برہان۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو۔ چاہے تمام قضایا بدیہیہ  
ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ اور بعض نظریہ ہوں جیسے **اَلْعَالَمُ مُتَغَيِّرٌ**۔  
**وَكُلُّ مُتَغَيِّرٍ حَادِثٌ**۔ **فَالْعَالَمُ حَادِثٌ**۔

نوط۔ جو قضایا صناعات خمسہ کی تعریفوں میں مذکور ہیں ان کی تعریفات و  
امثلہ کتاب کے غریب موادِ اقبسہ کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

جدل۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مشورہ یا مسلمہ سے مرکب ہو۔ جیسے  
**اَلْقِسْمُ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ عَدْلٌ**۔ **وَكُلُّ عَدْلٍ حَسَنٌ**۔ **فَالْقِسْمُ**  
**بَيْنَ الزَّوْجَاتِ حَسَنٌ**۔

## تقسیم قیاس (باعتبار مادہ)

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔ انہیں صناعات خمسہ بھی

کہا جاتا ہے۔

نمبر ۱۔ برہان۔ نمبر ۲۔ جدل۔ نمبر ۳۔ خطابت۔ نمبر ۴۔ شعر۔ نمبر ۵۔ سفسطہ  
 و جہ تھر۔ قیاس دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کے مقدمات مفید  
 تصدیقی ہوں گے یا مفید تخیلی بصورت ثانی شعر۔ اور بصورت اول پھر دو حال  
 سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفید ظن ہوں گے یا مفید جزم بصورت اول  
 خطابت اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفید جزم  
 یقینی ہیں یا نہیں بصورت اول برہان اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی  
 نہیں کہ ان مقدمات میں عوام کے عموم احراف اور تسلیم حکم کا اعتبار کیا گیا ہے  
 یا نہیں۔ بصورت اول جدل اور بصورت ثانی سفسطہ۔

## تعریفات و امثلہ

برہان۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو۔ چاہے تمام قضایا بدیہیہ  
 ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ اور بعض نظریہ ہوں جیسے **اَلْعَالَمُ مُتَغَيِّرٌ**۔  
**وَكُلُّ مُتَغَيِّرٍ حَادِثٌ**۔ **فَالْعَالَمُ حَادِثٌ**۔

نوٹ۔ جو قضایا صناعات خمسہ کی تعریفوں میں مذکور ہیں ان کی تعریفات و  
 امثلہ کتاب کے آخر میں مواد اقبسہ کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

جدل۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مشورہ یا مسئلہ سے مرکب ہو۔ جیسے  
**اَلْقِسْمُ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ عَدْلٌ**۔ **وَكُلُّ عَدْلٍ حَسَنٌ**۔ **فَالْقِسْمُ**  
**بَيْنَ الزَّوْجَاتِ حَسَنٌ**۔

**خطابت**۔ وہ قیاس ہے جو قضایا مقبول یا منظور سے مرکب ہو جیسے زیدٌ یطوفُ  
بِاللَّيْلِ مُحْتَسِفًا فِي سِكَكِ الْبَلَدِ وَكُلُّ مَنْ يَطُوفُ بِاللَّيْلِ مُحْتَسِفًا  
فِي سِكَكِ الْبَلَدِ فَهُوَ سَارِقٌ۔ فزیدٌ سارِقٌ۔

(یعنی زید رات کو چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومتا ہے اور جو رات کو  
چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومتے وہ چور ہوتا ہے لہذا زید چور ہے)

**شعر**۔ وہ قیاس ہے جو قضایا نئے نیکہ سے مرکب ہو۔ جیسے محبوبی قمرٌ  
مَنْ رُوِيَ عَلَيْهِ الْغُلَاكَةُ۔ وَكُلُّ قَمَرٍ مَرَّ رُوِيَ عَلَيْهِ الْغُلَاكَةُ  
مُنْشَقُّ الْغُلَاكَةِ۔ فمحبوبی منشق الغلاکہ۔

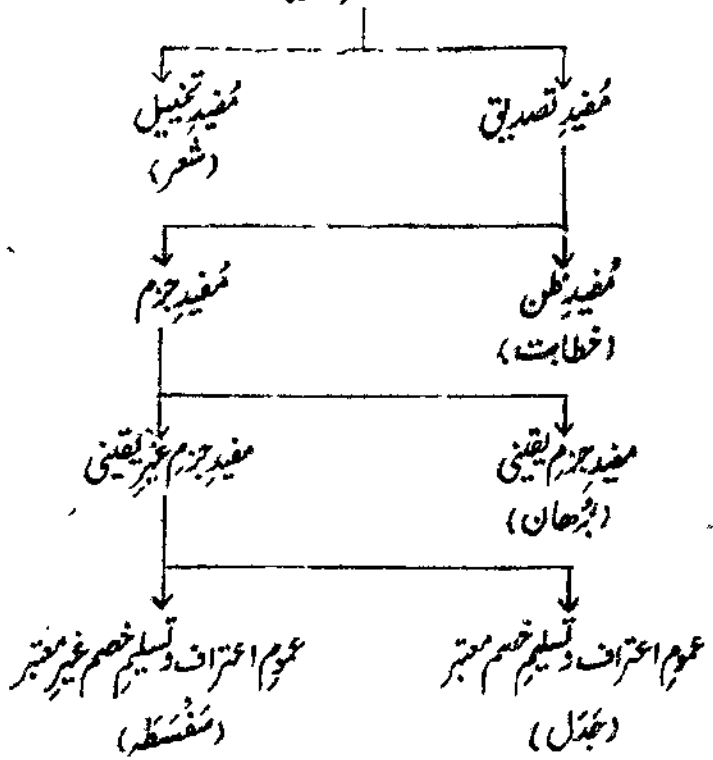
میرا محبوب چاند ہے جس پر بنیان کے ٹٹن باندھے گئے ہیں اور ہر وہ چاند جس  
پر بنیان کے ٹٹن باندھے گئے ہوں وہ پھٹے ہوئے بنیان والا ہوتا ہے لہذا میرا  
محبوب پھٹے ہوئے بنیان والا ہے۔

**سفسطہ**۔ وہ قیاس ہے جو قضایا نئے و ہمیر کا ذریعہ یا قضایا نئے کا ذریعہ مشابہ  
بصادقہ سے مرکب ہو۔ جیسے الْعَقْلُ مَوْجُودٌ۔ وَكُلُّ مَوْجُودٍ  
مُشَادٌّ إِلَيْهِ۔ فَالْعَقْلُ مُشَادٌّ إِلَيْهِ۔

**فائدہ**۔ قیاس برہانی میں یہ شرط ہے کہ اسکے تمام مقدمات یقینیہ ہوں  
باقی چار قسموں کا ان ہی قضایا سے مرکب ہونا شرط نہیں جنکا ذکر  
ان کی تعریفوں میں ہوا بلکہ کوئی قضیہ ان سے اعلیٰ بھی ہو سکتا ہے  
قاعدہ یہ ہے کہ جو قیاس اعلیٰ و ادنیٰ مقدمات سے مرکب ہو اس  
میں ادنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے۔

# لغشہ صناعات خمسہ مطابق وجہ ہر

## مقدمات قیاس



تقسیم بڑھان - بڑھان کی دو قسمیں ہیں - نمبر ۱ - ای - نمبر ۲ - ای -  
 وجہ ہر - بڑھان دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس میں حدِ اوسط محکم کے  
 لئے فقط ذہن میں علت بنے گا یا ذہن اور خارج دونوں میں - بصورتِ اول  
 بڑھان ای - اور بصورتِ ثانی بڑھان ای -

## تعریفات و امثلہ

برہانِ لمبی۔ وہ برہان جس میں حدِ اوسط ذہن میں بھی حکم کے لئے علت بنے اور خارج میں بھی۔ جیسے زیدٌ مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ۔ وَكُلُّ مُتَعَفِّنٍ الْأَخْلَاطِ مُحْمُومٌ، تو نتیجہ آئے گا زیدٌ "مُحْمُومٌ" اس مثال میں مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ حدِ اوسط ہے جو کہ محموم کے لئے ذہن میں بھی علت ہے اور خارج

میں بھی۔  
برہانِ ابنی۔ وہ برہان جس میں حدِ اوسط حکم کے لئے فقط ذہن میں علت بنے اور خارج میں وہ علت نہ بنے۔ جیسے زیدٌ "مُحْمُومٌ"۔ وَكُلُّ مُحْمُومٍ مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ تو نتیجہ آئے گا زیدٌ "مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ"۔

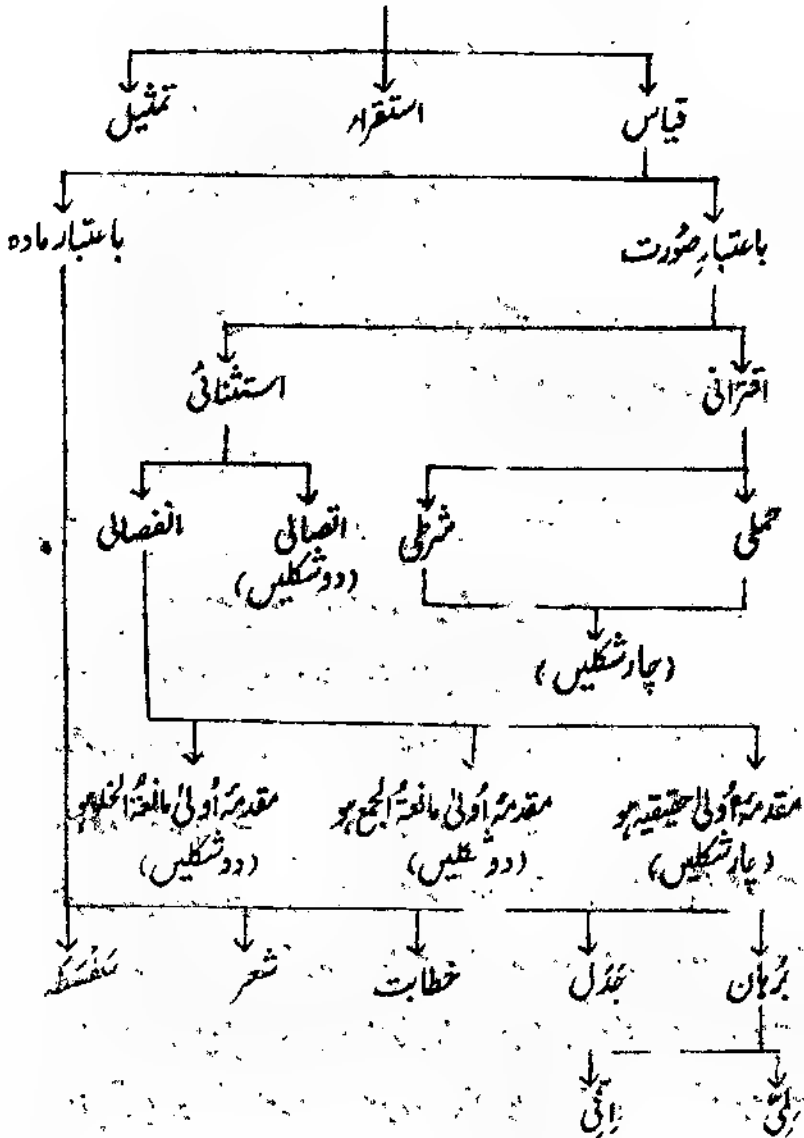
اس مثال میں حدِ اوسط یعنی مُحْمُومٌ ذہن میں تو مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ کے لئے علت ہے لیکن خارج میں علت نہیں۔ بلکہ معلول ہے مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ کا۔ اس لئے کہ مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ ہونے کی وجہ سے زید محموم ہوا۔ یعنی زید کو بخار ہوا۔ نہ کہ بخار ہونے کی وجہ سے زید مُتَعَفِّنُ الْأَخْلَاطِ ہوا۔

فائدہ برہانِ لمبی وانی کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ اگر سبب و علت کے وجود سے سبب و معلول پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ لمبی ہے۔ جیسے تعفنِ اخلاط کے وجود سے بخار پر استدلال۔ اور اگر سبب و معلول کے وجود سے سبب و علت پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ انی ہے۔ جیسے بخار کے وجود سے تعفنِ اخلاط پر استدلال



# نقشه اقسام حجّت

## حجّت



## مواد اقسیمہ

جن قضایا سے قیاس مرکب ہوتا ہے انہیں مواد اقسیمہ دقیاسوں کے مادے، کہا جاتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ قضایائے یقینیہ۔

نمبر ۲۔ قضایائے غیر یقینیہ۔

قضایائے یقینیہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدہیات (۲) نظریات جن کی انتہا بدہیات پر ہوتی ہے۔

تقسیم بدہیات۔ قضایائے بدہیہ کی چھ قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اولیات۔ نمبر ۲۔ فطریات۔ نمبر ۳۔ مشاہدات۔ نمبر ۴۔ تجربات۔ نمبر ۵۔ حدسیات۔ نمبر ۶۔ متواترات۔

وجہ حصر۔ قضایائے بدہیہ دو حال سے خالی نہیں کہ ان میں تصدیق محض تصورِ طرفین اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں اگر ہو جاتی ہے تو اولیات اگر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان میں تصدیق محض ظاہر و باطن پر موقوف ہے یا محض اس کے علاوہ کسی اور واسطے پر اگر محض اس پر موقوف ہے تو وہ مشاہدات۔ اور اگر محض اس کے علاوہ کسی اور واسطے پر موقوف ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ واسطہ ایسا ہے جو ذہن سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا یا ایسا نہیں ہے اگر ایسا ہے تو فطریات اگر ایسا نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حدس کا استعمال ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو حدسیات نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ ان قضایا میں تصدیق کثرتِ تجربات

کی وجہ سے حاصل ہو رہی ہے یا ایسی جماعت کے خبر دینے سے جس جماعت کا  
اٹھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو بصورت ثانی متواترات اور بصورت اول تجربات۔

### تعلیقات و امثلہ

**اولیات**۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق محض تصورِ طرفین اور تصورِ  
نسبت سے حاصل ہو کسی اور واسطے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے **اَلْکُلُّ اَعْظَمُ**  
**مِنَ الْجُزْءِ**۔

**قطریات**۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسے واسطے سے حاصل  
ہو جو ذہن سے کبھی بھی غائب نہیں ہوتا ان کو قضایا قیاساً تھا مَعَهَا بھی کہا  
جاتا ہے جیسے **اَلْاَرْبَعَةُ دُرٌّ جِا اَلْوَاحِدُ نِصْفُ الْاِثْنَيْنِ**۔

**تحدیثیات**۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حدس کے واسطے  
سے حاصل ہوتی ہے جیسے **نَوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُّوْرِ الشَّمْسِ**۔

**فائدہ**۔ حدس کا معنی ہے **مَرْوَعَةٌ اِنْتِقَالَ الذِّهْنِ مِنَ الْمُبَادِئِ**  
**اِلَى الْمَطْلَبِ** یعنی ذہن کا فوراً مبادی سے مطالب کی طرف منتقل ہو جانا۔

**مُتَشَابِهَات**۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ یا حواسِ باطنہ  
یواسطے سے حاصل ہو اس کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ **حسّیات** یعنی وہ قضایائے

بدیہیہ جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے جیسے  
**اَلنَّارُ حَارَّةٌ**۔ نمبر ۲۔ **دُخْدَانِیَّات** یعنی وہ قضایائے بدیہیہ جن میں تصدیق  
حواسِ باطنہ کے واسطے سے حاصل ہو جیسے **اَنَا عَطْشَانٌ**۔

**فائدہ**۔ حواسِ ظاہرہ پانچ ہیں۔ نمبر ۱۔ **سَامِعَةٌ** یعنی سننے کی قوت۔

نمبر ۲۔ باصرہ یعنی دیکھنے کی قوت۔ - نمبر ۳۔ ذائقہ۔ یعنی چکھنے کی قوت۔  
 نمبر ۴۔ شامہ۔ یعنی سونگھنے کی قوت۔ - نمبر ۵۔ لامسہ۔ یعنی پھونکنے کی قوت۔  
 حواس باطنہ بھی پانچ ہیں۔

نمبر ۱۔ حس مشترک یعنی وہ قوت جو صورتِ مجزیئہ کا ادراک کرتی ہے۔  
 نمبر ۲۔ خیال یعنی وہ قوت جو حسِ مشترک سے حاصل شدہ صورت کے لئے خزانہ  
 ہوتی ہے۔

نمبر ۳۔ دہم یعنی وہ قوت جو معانی مجزیئہ کا ادراک کرتی ہے۔

نمبر ۴۔ حافظہ یعنی وہ قوت جو دہم سے حاصل شدہ معانی کے لئے خزانہ ہوتی ہے۔  
 نمبر ۵۔ مقبضہ یعنی وہ قوت جو صورتِ مجزیئہ اور معانی مجزیئہ میں تحلیل و ترکیب کا  
 تصرف کرتی ہے۔

تجربیات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیقِ بار بار کے تجربات کے بعد  
 حاصل ہو جیسے السَّمَوَاتُ مَسْنُونٌ ۖ اِلِلَ الصُّفُورِ۔

مستورات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسی جماعت کے  
 خبر دینے سے حاصل ہو جس کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو جیسے مَلِكٌ يُّبَدِّلُ  
 قُضَايَا غَيْرِ لِقِينِيہ

مشہورات۔ وہ قضایا جن میں کسی قوم کی آراء باہم متفق ہوں جیسے  
 اَلْعَدْلُ حَسَنٌ۔

مُسَلَّمَات۔ وہ قضایا جو خصم (مقابل) کے نزدیک تسلیم شدہ ہوں  
 مقبولات۔ وہ قضایا جو ایسے افراد سے مانجوز ہو جس کے بارے میں حسن



# اجزاءِ علوم

وہ امور جن سے علوم میں بحث کی جاتی ہے انہیں اجزاءِ علوم کہا جاتا ہے اور وہ تین ہیں علم موضوع علم مبادی علم مسائل۔

وجہِ چہر۔ جن امور سے کسی علم میں بحث کی جاتی ہے وہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے کہ ان کو دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہے یا نہیں بصورتِ اول مسائل اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان کے عوارض ذاتیہ سے علم میں بحث کی جاتی ہے یا نہیں بصورتِ اول موضوع اور بصورتِ ثانی مبادی۔

## تعریفات و امثلہ

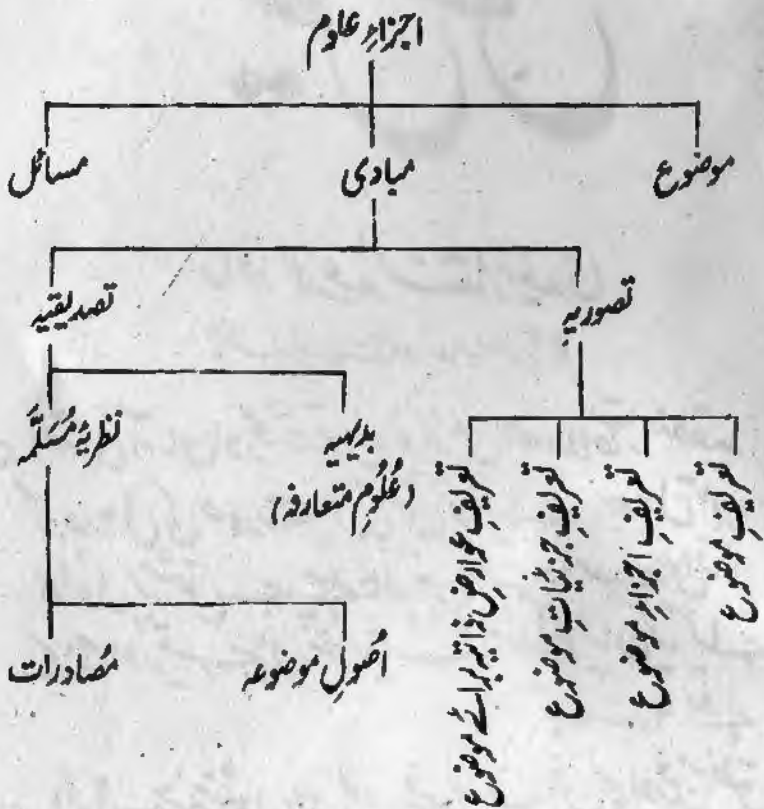
موضوع۔ وہ شئی جس کے عوارض ذاتیہ سے علم میں بحث کی جائے وہی اُس علم کا موضوع ہوتی ہے جیسے علم نجوم میں کلمہ و کلام، علم طب میں بدنِ انسانی اور علم منطق میں معرف و حجت کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے لہذا کلمہ و کلام علم نجوم، بدنِ انسانی علم طب اور معرف و حجت علم منطق کا موضوع ہیں مبادی۔ وہ امور جن پر مسائل علم موقوف ہوں۔ مبادی کی دو قسمیں ہیں۔ علم تصوریہ علم تصدیقیہ۔

تصوریہ سے مراد موضوع، اُس کے اجزاء، اُس کی جزئیات اور اُس کے عوارض ذاتیہ کی تعریفیں ہیں۔ مبادی تصدیقیہ کی دو قسمیں ہیں علم بدیہیہ انہیں علوم متعارفہ کہا جاتا ہے۔ علم نظریہ مسئلہ پھر ان میں تسلیم اگر حسن ظن کی بنیاد

پر ہے تو انہیں اصول موضوعہ کہا جاتا ہے اور اگر ان میں تسلیم مع انکار ہے تو انہیں  
مصادرات کہا جاتا ہے۔

مسائل۔ وہ قضایا جن کو علم میں دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔

## نقشہ اجزاء علوم



حافظ عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ ضریہ لاہور

جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ / ۵ جنوری ۱۹۹۰ء

۱۲۵۰ اصطلاحات منطقیہ کی نہایت آسان تعریفیں اور مثالیں

# تلخیص المنطق

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ ضرویہ لاہور

○ انتہائی آسان اور مختصر ترین انداز میں اصطلاحات منطقیہ کو جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ جدول تین کالموں پر مشتمل ہے پہلے کالم میں مقسم، دوسرے میں اقسام کے نام اور تیسرے میں تعریفات و امثله کو بیان کیا گیا ہے

قیمت ۹ روپے

○ اگر آپ چند منٹوں میں پورے فن صرف، فن نحو اور فن منطق پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو مصنف کا مرتب کردہ نقشہ صرف نقشہ نحو اور نقشہ منطق ملاحظہ فرمائیں ہر نقشہ کی قیمت ۸ روپے



اہل سنت و جماعت کی چند اہم دینی، ملی اور سیاسی شخصیات کا اجمال تعارف

# تاریخ ساز شخصیات

ناشر

مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان  
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون کوہاری، دھڑہ لاہور